TEXT LIGHT BOOK ONLY TIGHT BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222469
UNIVERSAL LIBRARY

۸۹۱٫۴۳۱۵ ۱۲۵۴۰
ض - د

ضامن علی صاحب چشتی صابری

دیوان ضامن ۱۳۱۳ھ

۲۵

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۴۳۱۵ ضمن-د Accession No. ۱۲۵۴۰

Author ضامن علی صاحب چشتی صابری

Title دیوان ضامن ۱۳۱۳ھ

This book should be returned on or before the date last marked below.

بسم الله الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[illegible]

دیوان رضا

[illegible]

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے حبیب شوقاً بشیر داد ایست تقسیا [illegible]

حبیب داریم سیر صحرا دیدہ مجنون شوق لیلی

ہیں سرگردان معشوق دل سے پھر مجنون بیابان

[illegible]

[illegible] پیل [illegible]

لگی آتش جگر کے دل کو جلا کر شرر [illegible]

مجنون بن کے پھر رہا بن بن میں خراب

آگ لگی ہے عشق کی جل بل ہوا کباب

رسا حالی علی فراق فان جند ماکث حالی

ہلاک گشتم چو در فراقت اگر ببینم حیات یارا

فراق جاناں میں جگا اون وصل [illegible]

مجنین او عو باضطراب سب اری ندا ہو کر

باضطراب دل چو خوانم بقطار [illegible]

ہیں [illegible] [illegible] بیقراری

[illegible]

احب شوقا بالسیر او رایت تیسا السیر فیہا
وما حالی علی فراق فان صبرنا کی نعم حاسے
اذا القینا حبیب قلبی تقعت وحیا بلمس تقدم
فدیت نفسی بلیاتہا اطوف حولک کشتل کعبہ

زنار عشقش چہ پیل البسوزم بوصل جانان مرا تمنا
باضطرابی دل چو خوانم بلفظ ارنی نداء موسیٰ
کرچند غافل زحال مسکین بعشق آنکس بگو خدارا
زجان و دل مبتلای آنم محبت من بسویش ادلی

فان تمنی بوصل ضامن فانت واللہ اہل ذالک
چو قتل سازی من گدارا کجاست ملجا چسیت ماویٰ

حبیب ارکیم سیر صحرا ویدہ مجنون لیشتی لیلی
ہلاک گشتیم در فراقت اگر ببینم حیات یابم
اگر ببینم من آن حبیبی بپای وی شنیم از سر
چہ انسان را نہ ...

وقد دت قلبی بنار عشق نمنا رجو وصال ضمنا
محین ادعو باضطرابی برب ارنی ندا موسیٰ
اقول عجزا برفق قولا ای شی تحت ثم ...
فان عشقی علیک انسب وان خفی لیکا ...

اگر تو خواہی بوصل ضامن قسم خدارا اگر ممکن از تو
فان تفرح بقتل نفسی فاین ملجا وکیف ماویٰ

احسب شوقا بالسیر او رایت تیسا السیر فیہا
وما حالی علی فراق فان صبرنا کی نعم حالی
اذا القینا حبیب قلبی وقعت حیا بلمس تقدم

جلا کر دل کو لگا کر آتش صنم کہ ملنے کی ہے تمنا
میں رب ارنی پکارتا ہوں یہ بیقراری مجھ کو یارا
لگا ہے کس سے تجھے تعشق جو ایسا دل بھی بھلایا

اگر بہ بینم من آن حبیبی فقت وجہا بلمس قدم پہ النسا رم فدای جان خود طواف جو لگ گئی کعبہ	کہ چند غافل ز حال مسکین بای شیء تحب تہوی ز جان و دل مبتلای آنم فان حبی الیک اولی

اگر تو خواہی بوصل ضامن فانت واللہ اہل ذالک
چو قتل سازی من گدا را فاین ملجا وکیف ماوی

أحب شوقاً بسیر ماو پھری تہا مجنون جہان اکیلا وسا حالی علی فراق جو وصل ہو وی تو جی اٹھے ہیں اذا لقینا حبیب قلبی یہ اس سے پوچھیں پاؤن پڑ کر فدیت نفسی علیک حقاً وہی ہے کعبہ ہی ہے قبلہ	و قدت قلبی بنار عشق صنم کہ لگی کی ہے تمنا فحین ادعو باضطراب یہ بیقراری نے مجکو مارا اقول عجزاً بر فق قول جو ایسا دیکھے مجھے بھلایا فان عشقی علیک الاَن سبب مجھے تعشق ہے اس صنم کا

فان تمنی بوصل ضامن تو مین بھی حاضر ہون یہ کہا ان
وان تفرح بقتل نفسی تو کیسے میرا لکھا ان ٹھکانا

مین دشت گرد ان ہون شوق دیگر ایسا یہ لیسا ہیہا فراق جانا مین پچھا ہون فان بعد ناک نعم حالی جو مجھسے ملجاے وہ ستمگر وقعت وجہا بلمس قدم فدا ہون اوسپر یکونیکہ ہر دم طوف لکوگستن کعبہ جو وصل ضامن ہے دلین ٹھانا فانت اللہ اہل ذالک	جلا کے دلکو لگا کی آتش غمنہ ار جو وصال صنما مین رب رب پکارتا ہون ہمیں بار بی مدام سی لگا ہے کس سے تجھے تعشق بای شیء تحب تہوی طواف کرتا ہون گرد اسکی وان حبی الیک اولی جو قتل کرنا ہی خوب جانا فاین ملجا وکیف ماوی

[illegible]

بازوی تقوی ذرہ لیکر اڑی بار ایک
شمع سے پروانہ کے جل گئے پر دیکھنا

اچھا نہوا سے مسیح تم سے یہ بیمار ہجر
چرخ چہارم سے یان تم بھی اُتر دیکھنا

خانۂ چشمون مین یار جھلکتے ہی بیٹھا ہوا
پردہ دری دیکھنا روزن و در دیکھنا

کعبہ و دیر و حرم کون و مکان جان و دل
اُسکے بغیر از کوئی خالی نہ گھر دیکھنا

سنتے ہین آئینگے وہ لاشۂ عاشق پہ یار
تو بھی تو ضامن کبھی دو گھڑی مر دیکھنا

ہمکو دیکھے جو کسی نے نہین بسمل دیکھا
تیغ بران کے تلے شکر کا قابل دیکھا

عشق بازی کو ملائک نے تو مشکل دیکھا
اس گران بار کا انسان کو حامل دیکھا

موجزن عشق کے دریا مین نہ بٹے ڈوبگئے
بحر الفت کا کسی نے نہین ساحل دیکھا

مثل گل چاک کیا ہمنے گریبان اپنا
جب سے اوس پردہ نشین کو سر محفل دیکھا

کیا ہی لذت تری شمشیر مین ہی ای قاتل
لب ہر زخم کو تر آب کا سائل دیکھا

ہوگیا ٹکڑے جگر مثل کتان پیش قمر
لطف سے تو نے جسے ای مہ کامل دیکھا

عیش فردوس ہی اور ہی یہی ایمان کامل
جسنے دل بھر کے تجھے ماہ شمائل دیکھا

جسکو دیکھا اوسے مار انظر یار سے یار
ہمنے آنکھون مین تری زہر ہلاہل دیکھا

سر اٹھایا نہ کبھی سجدے سے کشتے نے ترے
زیر شمشیر عبادت مین یہ کامل دیکھا

ایضاً ضامن

[illegible]

ہم نے دل عاشقان شاد کیا
تیری بے صبری نے ظاہر راز کیا
ہمی وہی ہے جس نے سب کو پیدا کر دیا
بہر قطرہ وحدت سے ہے فلک پیدا کر دیا
ایک قطرہ ہوا تو دریا کر دیا
گریہ طوفان رحمت نے سب کو
خاکساری نے جلوہ پیدا کر دیا
بیجا ہے وہ لاکھ وحشت خاک

راز نہاں آشکارا کر دیا
یقین ہے کہ جادہ کو دور کیا پھر بیا
مثال ہما قبلہ خدا پھر جا
سو گلزار چمن کی وہ شانی ہمنوا کر دیا
اے چمن کی طرف ہو تو اے صبا پھر جا

وہ تیری پاس ہی اسے ڈھونڈتی ہے تو کہان
یعنی تم وجہ کو نہیں چاہیے
وہ جان میری جان میں آیا ہوا

اپنی خودی مین آپ تو اسکو چھپا لیا
ہر طرف جلوہ گر ہے وہ جلوہ کیا رہا
دل مین ہماری کوئی نہ آسکے سوا

خدا مین تو را انسان مین جان سے دیکھیے
تار نفس کو آپ وہ تجھ مین ہلا رہا

اے پری تو نے کیا کر دیا
مست بیخود کیا انداز پیالہ کا
قیس نے آخر لیلی کہا
دیکھو حالت مری اے رود وشت
اسکے کوچے مین پچھاڑا پھر جا
وادی وحشت مین مجنون کیطرح
او ستمگر تیری فرقت نے مجھے
آخر یوسف زلیخا کی دکھا
گلبدن زخمون سے میرا تن بدن
کوچہ جانان کو اپنے خون سے

بے خبر مجنون و شیدا کر دیا
عشق نے ہمکو یہ کیا کیا کر دیا
عشق نے ادنی سے اعلی کر دیا
الفت جانان نے ایسا کر دیا
خاک کا میری بگولا کر دیا
شور محشر ہمنے پیدا کر دیا
ہر گلی کوچے مین رسوا کر دیا
مفت ہمنے اپنا سودا کر دیا
تو نے قاتل گل ہزارا کر دیا
لالہ سان گلزار سارا کر دیا

آتش شوق نے دیا ہے پھونک
اپنی صورت کا آپ ہی عاشق
ہو کے ظاہر ظہور میں وہ چھپا
جو گیا کوئے یار میں نہ بچا
جب خودی گم گئی میاں گم کی
موج دریا کی طرح اسکو کہیں

جان و دل اور جگر جلا دیکھا
آپ پر آپ مبتلا دیکھا
ہمنے اسکا یہ حوصلا دیکھا
کوچہ یار پُر بلا دیکھا
بحر آپ کو خدا دیکھا
بحر وحدت کا آشنا دیکھا

اسکو دیکھا نہ تو نے جب ضامن
اور دیکھا تو تو نے کیا دیکھا

اس بیوفا سے دل کو لگایا تو کیا ہوا
بن وصل یار کے جو فنا ہو گئے تو کیا
غنچہ ہمارے دل کا کھلایا تو کیا ہوا
کیا کیا غم فراق میں روتا ہوں رات دن
ہم دل کے آئینے میں ...
جسدم کہ دم عدم کو نکل ...
دو وطن ...

بے غرض ہمنے ناز اٹھایا تو کیا ہوا
نام و نشان اپنا مٹایا تو کیا ہوا
گلشن میں تو نے گل جو کھلایا تو کیا ہوا
ظاہر میں تمنے ہمکو ہنسایا تو کیا ہوا
گر تمنے منہ کو چھپایا تو کیا ہوا
وہ آج طرح سے گھر میں یار جو آیا تو کیا ہوا
گر ہو بری بنا و بنایا تو کیا ہوا

ضامن
ایضاً

بندۂ عشق ہون کیا مذہب و ملت پوچھ ...
رازدان کوئی نہین ہم و مسلمان اپنا
راہ ہم آلشتہ پیا آبلہ وادی فراق
ضامن اب آگے وہ کہان خوبیان اپنا
اوس شمع رو پہ یہ دل پروانہ جل گیا
بیہوش تھا یہ مجھسا تو پروانہ جل گیا
دیتا ہین تو ایک بھی جو غم شراب کا
ساقی تمہارا کیا کہین تجھا نہ جل گیا
دل تھا ہمارا جاکی بتان سوز عشق سے
پھونکا ہے اس طرحسے کہ بیت خانہ جل گیا
آتش فشان ہے عاشق و معشوق عشق مین
شمع جلی تو دیکھ پھر پروانہ جل گیا
پوچھا نہ حال عاشق جانسوز کا کبھی
شمع پہ جانان ترا پروانہ جل گیا

دیوان ضامن

نہ ہم یان سے جاتے نہ تم رنج کھاتے
جو ضامن کو گھر پر بلا یا تو دیکھا

جان دی دل بھی دیا دیدیا ایمان اپنا
پر عزیز وہ نہوا ہاے وہ جانان اپنا

خاک ہے منھ پہ لی چاک ہے داما ن اپنا
ہمنے کیا کیا نہ کیا عشق مین سامان اپنا

چشمہ خون ہے رواں دیدۂ گریان اپنا
ملگیا خاک مین ملکر دل سوزان اپنا

مصحف روے محمد کی تلاوت کیجے
یہ صحیفہ ہے مرا ہے یہی قرآن اپنا

ہمکو تنہائی مین تنہا گیا وہ چھوڑ کر آج
گیا پہلو سے نکلکر دل نالان اپنا

چارہ سازی نہ چلی ہاے طبیبونکی کبھی
دمبدم زیادہ ہوا وحشت و خفقان اپنا

غم لیا درد لیا گریہ لیا نالہ لیا
لے لیا ہمنے صنم جو کہ ہے شایان اپنا

سینۂ و دل ہین پراز داغ بہ رنگ لالہ
سیر کرنے کو یہ کافی ہے گلستان اپنا

یہ شب تار ہے اور ہمکو ہے تار دن کی شمار
ہے کہان جلوہ نما وہ مہ تابان اپنا

چاہ مین اوسکے زلیخا کی صفت ای یارو
ڈھونڈھتا ہون کہ ملے یوسف کنعان اپنا

چشم گریان ہے جگر سوز ہوا دل ہے کباب
عشق مین اوسکے ہے یہ حال پریشان اپنا

ہے یہ مسجود ملائک شہ عالی درجات
رتبۂ قرب کہان جانتے ہین انسان اپنا

باغ جنت کی طلب اور نہ حورونکی ہوس
کوچۂ یار ہوا روضۂ رضوان اپنا

[illegible]

تضمین

[illegible]

اے کمان ابرو نگاہ تیر سے دل چھن گیا
نو بہار سبزۂ حسن پر پردے سے خدا
مجھمین اور غم مین ہمیشہ ربط و ضبط ایسا ہوا
شرم مین شرارت ہر ادا و ٹھا دی ایسا

زلف کا چلا جو دیکھا جب مین چلانے لگا
ہو گئی فرقت کر دیکھو مین تو سم کھانے لگا
یا تو غم ملتا تھا مین یا مجھکو غم کھانے لگا
غیر جب با تار ہا تو جب ہی شرمانے لگا

برق کے مانند اچمکا پھر عشق نازنین
خرمن ہستی ترا ضامن جو جل جانے لگا

دل شہید کو تیغ جفا نے مار لیا
نہ چارہ سازی چلی عشق مین طبیبوں کی
مسیح دم کبھی مرتا نہ مین قضا ہی سے
ازل ہی ساتھ تھا تو اس شاہ نازنین کے ہم
یہ ناز و غمزہ کرشمہ نہین کسی بت مین
کسی سے کیا ہو تمہا کسی سے کیا ہو سکا
تمہارے پان کی سرخی نے کر دیا ہے شہید
جمال حسن کا پردہ کبھی نہین اٹھا
تمہاری خفگی بیجا سے لبوں پہ ہے جان

کسی کے غمزہ و ناز و ادا نے مار لیا
مریض عشق کو کامل دوا نے مار لیا
تمہاری چشم سیہ سرمہ سا نے مار لیا
صدائے نغمۂ قانون بلانے نے مار دیا
جہان کو آپکی ترچھی ادا نے مار لیا
دغا سے مل کے ہمین آشنا نے مار لیا
ہمین تو سرخی رنگ حنا نے مار لیا
ہمین تو آپ کی شرم و حیا نے مار لیا
بلائے غصہ و جور و جفا نے مار لیا

تضمین

[illegible]

بادہ شوق محبت کا ہمین جام ملا
فیض پیر مغان ہمین ساقی ازل سے فقط
دل دیا جان بھی دی خلق مین بدنام ملا
عاشق زار کو زاری و تپش نام ملا
آئے بے لطف ملا دل کو آرام ملا

مطلع ازلی از مقطع ہم او مقطع
ابدی از مطلع ہمزہ اوراق قصائد
خواہ عشاق در عشق ایشان واقلام
کتابت از ارقام حرف ہم نقش الواح
معانی غزلان حقیقت جولان غزلیات
ای افصح البیان و صحرا
در جست وہان تنگ و قدم آہوان

تیری آنکھون مین وہ اثر دیکھا	مار ڈالا وہین جدھر دیکھا
یار تمنے ادھر اودھر دیکھا	پر نہ تمنے کبھی ادھر دیکھا
وصل کے دن رقیب لیسا جلا	اوسکو فی النار والسقر دیکھا
رحم اوسکو کبھی نہ آیا ہائے	ہمنے قدمون پہ سر بھی دھر دیکھا
دار فانی مین ایسا دیکھا اوسکو	جسطرح خواب مین قمر دیکھا
چارہ سازی نہ کی مسیحا دم	تم پہ سو سو طرح سے مر دیکھا
واہ دا بارگاہ حضرت عشق	تیرے کوچے مین شور و شر دیکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خامہ می گوید باواز صریر	می کنم مرغان معنی را صفیر

گلدستہ معرفت نثار بر ذاتیکہ اسمش نضارت بخش گلزار معنیست و گلشن عرفان تصدق بر نامی کہ ذاتش لاثانی وحدہ لاشریک شان است ان اللہ واحد فرمان اوست رموز عارفان معرفت کیش نکتہ ایست از سراج دیوان عارفانش و نکات مضامین خوش آئین شاعران دقائق اندیش رمزیست از عرفان صدر دیوانش دواوین چیست مضامین پیش ادراک کنہ ذات او پارہ پارہ لیسی آوارہ و مثنویات رنگین نکات بمقابلہ دریافت صفات او نا کارہ

قدوس ستوده سبحان الذی اسری بعبده لیلا در ذکر معراج حبیب خود از
لسان خود فرمود حبیبی که حسن محبوبان جهان جبه از خرمن حسن مستحسنش بندیده
پر جبرئیل از پرتوش سوخته بسببیکه لب لباب جمله بنی آدم ست وعلت غائی
خلقت عالم رسولیکه خالق او بخطابش وما ارسلناک الا رحمة للعالمین گفت
ومقبولیکه بلسان خود گوهر کنت نبیا وآدم بین الماء والطین بسلک کلام
در سفت در یتیم نبی کریم احمد بے میم رؤف رحیم احمد مجتبی محمد مصطفی
صلی الله علیه وعلی آله واهل بیته واصحابه اجمعین بعدد کل معلوماته الی یوم الدین

غزل

فرمود خدا بوصف آن پاک — لولاک لما خلقت الافلاک
عرفان خدا با وهویدا — فرمود اگرچه ما عرفناک
اے ابر کرم بعشق خود کن — چشم گریان وسینه ام چاک
هجر تو سموم جان فگارست — وصل تو برائے ماست تریاک
صوفی بغم تو سست دل شد — فرماش بعشق خویش چالاک

انا العبد فقیر حقیر پر تقصیر عبد عاصی بنده ذوالمنن محمد ابوالحسن بن محمد قاسم علی

علی کیفیة الحال مرزوقی شده
بفیض ترجمان در آتش فراق حضرت
مع الجود والاحسان گاه گاه از زبان
فتوحی الوقت وجنید الزمان ابقاه الله
المجیب ومظلع علی روس الطالبین

تقریظ مولفه از ذوق
مولف بجناب حضرت مصنف
مدظله العالی الی دور الصباح
والی سالی ۵

وگاه ناگاه از خاطر دریا مقاطر بهر هدایت سالکان این مسلک چند ابیات
علی حقیقة المقال صادر می گشت بسعی تمام که همت بسته باجماع آن میکوشیدم
پارهای دل و لخت جگر را بخریداران هم می فروشم

مثنوی

این متاعیست بهر نهانی — کاشف رازهای پنهانی
استعارات ظاهری هیچند — ای برادر اگر تو میخوانی
بنگر از دیدهٔ حقیقت بین — معنیش را رموز سبحانی
بهر پندار بد مگو کس را — گر تو اسرار حق نمی دانی
طرفه دیوان پر از معانی عشق — می نویسیم که هست لاثانی

قطعهٔ تاریخ تالیف این دیوان لطیف از فقیر عبد الغفور
گنگوهی الجلال آبادی عفا الله عنه صابری المتخلص بصوفی دقناوی

دیوان انتخاب مقامات معرفت — ترتیب یافته ذکر آیات معرفت
صوفی سروش غیب تاریخ سال او — گفت از زبان خویش کمالات معرفت
۱۲۹۲ھ

دیوان صابری

ردیف الف

دیوان گلدستۂ معرفت

تمہاری ذات ہی ابر کرم اے مہر بخشایش | اگر گردو کرم اکدم میں دریا دست سائل ہو
نگاہ فیض گر ڈالو کسی پر چشم عرفان سے | اگر ہو جاہل و اجہل وہ کامل ہو مکمل ہو
تمہارا سلسلہ اک قربت حق کا وسیلہ ہی | جو ہو اُسمین مسلسل رحمت حق اوسپہ نازل ہو
حصول مدعا حاصل وصال حق تمہین حاصل | جو کوئی تمسے ہو واصل وہ بیشک حق سی واصل ہو
جو کوئی آپکا عارف وہ بیشک عارف حق ہی | اگر ہو آپ سے غافل وہ غافل حق سی غافل ہو
عطا حق نی کیا تمکو وہ فیض صابری حضرت | پڑی جسپر نگاہ مہر کیا اوسکو حاصل ہو
کرو تم دستگیری جسکی جو بیعت کری تمسے | جو صافی ہو تو صوفی ہو جو عالم ہو تو عامل ہو
ولی ہو غوث ہو مخدوم ہو صاحب ولایت ہو | کھلے ضرب فرائض دم میں طے قرب نوافل ہو
رہی تمپر ہمیشہ خواجگان چشت کا سایہ | طفیل اونکے ہماری سر پہ دائم آپکا ظل ہو
وہ خاصان خدا ہین عاشقان ذات اقدس ہین | کہ نام اونکا ہمین ورد زبان عقدہ ناحل ہو

تصدق خاندان پاک کا اے حضرت ضامن
بر آئے مدعائے دل کہ تم میرے تکفل ہو

مطلع ثانی

قتل کرکے ابھی ہوتا ہی دل قاتل ٹھنڈا [illegible]
عاشق زار تو زندہ ہی ابھی غش مین ہی [illegible]
دم حسرت زدہ ہوتا ہی جدائی مین تری [illegible]

کہین آتش کہین برنگ باد	کہین خاک اور آب تر دیکھا
سبکو دیکھے نظر نہ آوے وہ	عقل نے اوسکو جون نظر دیکھا
سُنکے عاشق ہوئے ہین ہم اوسکے	پانون دیکھا نہ اوسکا سر دیکھا

عشق مین اوسکے مرچکا ضامن
ہمنے دیکھا تو یہ ہنر دیکھا

اے دل تو کسکی یاد مین دیوانہ بنگیا	اور شوق روی شمع مین پروانہ بنگیا
گھبرا کے جون خیال گریزان ہوا یہ دل	پہلو مین اک رفیق تہا بیگانہ بن گیا
یاد خیال روی بتان مین وہ شکل چین	پہلو ہمارا کیا ہی پری خانہ بن گیا
وحشی خراب حال پریشان ودردمند	فرقت مین یار کی تو مین کیا کیا نہ بنگیا
پیر مغان سے ہمکو ملی ہی شراب عشق	زاہد ہماری خاک کا پیمانہ بن گیا
اے مدعی رقیب تو کیا جانی لطف ہجر	جیسا کہ مین تبا ہون تو ایسا نہ بنگیا
بیت الحرم تہا کعبۂ دل خانۂ خدا	یاد بتان ہند مین بتخانہ بن گیا

ضامن فراق یار کی تحریر کیا ضرور
عالم مین تیرے عشق کا افسانہ بن گیا

قتل کرکے تو ہوا دل ترا قاتل ٹھنڈا	پر نہوگا کبھی ہرگز ترا بسمل ٹھنڈا

جب تلک وصل صنم ہووے نہ کامل ضامن [illegible]
وقت پیری مین [illegible]

دیوان ضامن

[illegible]

کچھ حور کی خواہش ہے نہ جنت کی طلب ہے
مدت سے مری جان گرفتار ہون تیرا

دنیا مین زلیخا کی صفت اے مرے یوسف
بازار محبت مین خریدار ہون تیرا

بیہوش کیا ہے مجھے جلوے نے تمہارے
اتنی تو خبر ہے کہ خبردار ہون تیرا

بلبل کی طرح شور و فغان کرتی ہین خوا
مین خار نہین یار مین گلزار ہون تیرا

مین بادہ پیماۓ غم وحدت کا ہون ساقی
دے جام محبت مجھے میخوار ہون تیرا

کیا غرض مجھے چھیڑے ہین یا قاضی والا
گر نیک ہون یا بد ہون گنہگار ہون تیرا

اے صاحب غیرت مری جلد لیجیو خبر
بدنام ہوا مین سر بازار ہون تیرا

سو بار اگر پوچھیگا تو کہسکتا ہے شیدا
تیرا ہون مین تیرا ہو نہین سے بار ہون تیرا

کانٹا سا کھٹکتا ہون رقیبون کی جگر مین
گل ہون مین تری باغ کا یا خار ہون تیرا

ضامن تری فرقت سے لب جان ہے پیارے
آمل مرے عیسیٰ کہ مین بیمار ہون تیرا

مسجود ملائک تو ہے آدم کسکو تونے سجدہ کیا
بت مین تیکہا کیا ہے تونے تجھہ مین ہے خود ذات خدا

خودی کا پردہ ایسا چھایا دیکھتا تیرا اے غافل
پھوٹ گئین جب دل کی آنکھین نظر نہ آیا تجھکو ذرا

چار دن عناصر سے اندر پانچوان ذاتی مین نور
جان و مال سب تجھے دیے مین تجھسی بہتر دیا کیا

چاند سورج سب تیرے خاطر خدمتگار بنا ہے دیے
اب تک تونے اوس نہ جانا جسنی ایسا تجھی کیا

ایضاً لضامن

آتش الفت مین جلتا ہون وہین گھٹتا ہون مین
وہ مبدم جیون ذرہ اخگر تڑپنا لوٹنا

یارون محفل مین حال اپنا ہی اسیا دوستو
وجد صوفی سے زیادہ ہے تڑپنا لوٹنا

زلف مشکین کے تصور مین پریشانی ہے یہ
شکل کاکل یار کے رخ پر تڑپنا لوٹنا

مار ڈالا ہے ترے جلوے نے مجھکو شمع رو
مثل پروانے کے ہے شب بھر تڑپنا لوٹنا

یار ملجائے گا ضامن بیقراری کیا ضرور
برق کے مانند تو مت کر تڑپنا لوٹنا

تم مری پاس اگر آج ہی ہوتے جانا
میر ذروزیہ وہین آپ ہی روتے جانا

رشتہ مہر و وفا آپ کا ہونا لگنا
گوہر دل جو مرا اوسمین پروتے جانا

بخت بیدار تو جب اپنا سمجھتا یارب
سر کو زانو پہ مری رکھکے جو سوتے جانا

بیوفائی تری معلوم اگر ہوتی ہمین
تیری الفت کبھی دل کو نہ کھوتے جانا

باغ مقتل مین اگر سیر کو آئے ہو صنم
کشتۂ ناز کی تربت پہ بھی ہوتے جانا

کوئی کہتا نہ ہمین وحشی و مجنون زندا
ہم جو رسوا تری چاہت مین ہوتے جانا

تیرے کشتے کو کبھی زندہ نہ کرتے عیسے
چارہ سازی سے مرز وہ بھی ہی روتے جانا

باغ دنیا مین ثمر مہر و وفا کا پاتے
تخم الفت کا کسی دل مین جو بوتے جانا

منزل عشق مین ہر ایک قدم پر ضامن
اشک سے دامن حسرت کو بھگوتے جانا

مین ڈھونڈھتا پھرا اُسکو تو کو نہین بس
وہ پاس تھا مرے آسکو مین اور جا سمجھا

ہمیشہ زندہ ہوا تیغ یار کا کشتہ
کہ کوی یار کو جو دشت کربلا سمجھا

مثال شمع کے محفل مین جل گیا ضامن
کوئی نہ راز سرے دل کا آشنا سمجھا

بے خطا یار نے ہمین مارا
تو دل زار نے ہمین مارا

مار ڈالا کسی کی چاہت نے
الفت یار نے ہمین مارا

جائین کیا ہم طواف کعبہ کو
بت عیار نے ہمین مارا

مار ڈالو جو مارتے ہو جی
چشم خونخوار نے ہمین مارا

بن قضا کے کبھی نہ مرتے ہم
اوس جفاکار نے ہمین مارا

دام کاکل کی قید سے نہ چھٹے
زلف دلدار نے ہمین مارا

حاصل اپنا نہ کچھ ہوا مطلب
عشق سرکار نے ہمین مارا

اسکی ٹھوکر سے دل ہوا پامال
کبک رفتار نے ہمین مارا

تیر مژگان کمان ابرو سے
اوس کمان دار نے ہمین مارا

شادی مرگ ہم اوسے سمجھے
مہربان یار نے ہمین مارا

مثل ہولے کے گرد ترابی سن
شوق دیدار نے ہمین مارا

غم سے مرتے ہین مجھی پاس ہو آ بلی ہی مرگ
ساقیا ساغر سے ہمکو پلا یا نہ گیا

اے عزیز دیکھو کس طور تسلی ہووے
تمسے یان تک بت کافر کو بلایا نہ گیا

ڈھونڈھتے پھرتے رہی کوہ و بیابان مین آگے
یار تھا پاس ہی پر ہمسے تو پایا نہ گیا

بیخودی ہمپہ یہ چھائی کہ ہوئی ہوش خطا
ہم وہان پہونچکے کر پھر ہمسے تو آیا نہ گیا

دست وحشت نے کیا چاک گریبان حیا
سوزن عقل سے پھر اوسکا سلایا نہ گیا

وصل دلدار میسر ہوا آگاہ ہمین
بار ہجران بھی تو پھر ہمسے اوٹھایا نہ گیا

کیا کہون طالع بدخواہ کی ناکامی کا
ایکدن یار کو ضامن سے منایا نہ گیا

خنجر ابرو کا جب تمنے اشارا کردیا
راز پنہان زخم دل کا آشکارا کردیا

غرق ہی طوفان گریہ مین سفینہ چشم کا
ہجر نے دریائے غم کو بے کنارا کردیا

رشک گلزار ارم ہی غنچہ لبیو دیکھلو
کوے جانان اپنی خون سے ہمنے سارا کردیا

عاشقون نے نالہ سے گردون اکھاڑا اٹھاوے
مین عصائے آہ سے اوسکا سہارا کردیا

نامیت کر قتل کرنے کی مری ہیجرم تو
تیری فرقت نے ہمین تو غم کا مارا کردیا

یار کو کرکے جدا ہمسے فلک چیرا جگر
ہمنے بھی تجھپر روان آہون کا آرا کردیا

ناتوان ہون جان بلب ہون نفس جن کی روی اب
دیکھلو یہ حال اب تمنے ہمارا کردیا

ہی حساب ہندسہ منظور تیری تیغ کو
لوح سینہ کو مرے شبکہ سی سارا کردیا

غزل

ہو گئے پہلے فنا ہونے سے فانی ضامن
شیوۂ اہل رضا اہل فنا کا دیکھا

رخ انور جلوۂ مصطفےٰ وہ خدا کا نور جمال تھا
جو تمام خلق میں ہے عیان یہ کمال ادنیٰ کمال تھا

قفس حیات کو توڑ کے گیا مرغ دل جو عدم کو یہ
مری جان پر پر و بال بھی تجھ سے سخت وبال تھا

گئی پیاس میری حلق کی تجھے دم ذبح ای بت نازنین
تری آب تیغ کا ادھر سخن کون کیا کہ آب زلال تھا

نہ تو زر ہی مجھ پہ کہ دوں تجھے تو امیر ہے میں فقیر ہوں
دل و جان تھا سو تجھے دیا یہی ایک مجھ میں کمال تھا

لب بام پر جو آ گیا تو وہ اپنا جلوہ دکھا گیا
وہ قمر تھا ہائے جو چھپ گیا وہ پری تھا جو خصال تھا

جو خودی کا پردہ اٹھا دیا تو وصال یار کا ڈھب بنا
وہ ہمارے سامنے آ گیا کہ شہود جس کا محال تھا

دل و جان عشق نے کھو دیا مرے پاس یار نہ کچھ رہا

غزل

[illegible]

قاتل نے تری ہمکو اب مار لیا اچھا	اس بار سیہ کون نے یہ کار کیا اچھا
فرقت مین تری کب تک بیمار جیا اچھا	آ بہر خدا اتنا اسے یار ذرا اچھا
انکار ہے بوسہ سے اقرار ہے ملنے کا	انکار کیا اچھا اقرار کیا اچھا
زلفون کا تری شیدا سنتی ہین کہ زنجیر	اب تک نہوا اسے یہ بیمار رہا اچھا
ساقی ترا میخانہ آباد رہا ہم سے	پھر جام سے الفت ہر بار پلا اچھا
ہر بار کے جلنے سے ہر روز کے جھکنے سے	اب شمع پہ پروانہ اک بار جلا اچھا
کیا کیا ہی پری پیکر اس باغ جہان مین ہین	کیا گلشن عالم مین گلزار کھلا اچھا
ہر رسم یہ خوبان کی چرچا ہے کہ بیٹھین	ہوتا ہے نہین انکا اے یار گلا اچھا
قاتل تو ذرا اپنے بسمل کو تڑپنے دے	کاٹا ہے جواب تو نے خونخوار گلا اچھا

غیروں کہین تو جاتے ہین خوش ہو کے داعی ضامن
اور میرے گھر آنے سے انکار ہوا اچھا

یا علی جسپہ ترے لطف کا سایا ہوگا	تخت شاہی سے بلند اوسکا تو پایا ہوگا
یا محمد ہے ترے سامنے یوسف ذرہ	دست قدرت نے ترا حسن بنایا ہوگا
جسنے کونین مین سمجھا تمہین پشت و پناہ	اوسکو دارین کی آفت سے بچایا ہوگا
چاہ یوسف کی رہی ہوگی نہ یوسف کی طلب	جسکی آنکھون مین ترا حسن سمایا ہوگا

جسکو دل مین چھپایا ... [illegible]
دل ہوا مشتاق جسے اس بت ... [illegible]
حضرت شاہ سے الفت ... [illegible]
خلق سے ... [illegible]

[illegible]

آپہی بلبل آپہی قمری آپہی طوطی اور شمشاد	سیر چمن کو آپ گیا وہ کیا کیا اوسکا نام ہوا
ملک عدم سے آپہی آیا اپنی اندر آپ سمایا	آپکو ڈھونڈھا آپ نہ پایا اوسکا ایک انعام ہوا
آپہی کھادی آپہی ہوئے آپہی قادر شہرِ پر	آپہی کشمش آپہی پستہ آپہی وہ بادام ہوا

آپہی اللہ آپ محمد آپہی عاشق اور معشوق
اپنا نام رکھا کے ضامن آپہی وہ بدنام ہوا

ہمنے جاناں کے تئین دلبر جانا جانا	لیکن اوس جان نے دشمن ہمین جانا جانا
میرے خون سے تر آلودہ ہو جاد امن	کبک رفتار ستمگار اوٹھانا جانا
تجکو کہتا تھا نہ اے دل کہ خطا پائیگا	اوسکے کوچے مین نہ رکھ رو نکا آنا جانا
کیون خیال آہ مرکبھی غیر کا دل مین اپنے	عشق نے تیرے کیا مجھے مین ٹھکانا جانا
دام کاکل مین پھنسا دیکے تل مرغ دل	رخ دکھا دیا دیہ نادان نے دانا جانا
ہاتھ پاؤن تیرے بسمل کرچو ہو جاوین ٹھنڈے	قبضۂ تیغ سے جب ہاتھ اوٹھانا جانا
سرخی لب کے لیے خون مرا کافی ہے	برگ تنبول نہ اگر کھے نہ کھانا جانا
مجھسے احباب نے مرجیکہ اوٹھالیون ہاتھ	فاتحہ پڑھنے کو جب ہاتھ اوٹھانا جانا
مضطرب مت ہو مین ہون دیا چراغ کشتہ	اپنے بسمل کا سفر دیکھ کے جانا جانا
تیرے قدمون کی قسم قدمونکا تکیہ ہے تیرے	بستر گل پہ یہ بہتر ہے سرہانا جانا

غزل
بادۂ الفت کا مضمون مین طرار ہوگی
جام صبوحی ضامن ابکی اور پی

وہ کون ہے ضامن مین اگر فنا ہون کسکا

[illegible]

ہے عشق اور محبت دن رات کام اپنا
مشہور عاشقون مین مجنون ہے نام اپنا

کس طرح ہاتھ آئے وہ وحشی غزال ہمکو
صیاد ہے نہ اپنا دانہ نہ دام اپنا

رندی دی پرستی مذہب ہے اپنا
یہ ذکر جا بجا ہے خاصون مین عام اپنا

دیوان ضامن

[illegible]

غزل بطور سہرا

نازنین نور فشان ہے یہ یمن کا سہرا
رشک افزا گل تر لعل یمن کا سہرا

بحر مہر مین ڈالا ہے ستارون کا بند
کہکشان نے بھی کیا گوہر انجم کو نثار

بارک اللہ مبارک ہو دلہن کا سہرا
جلوہ گر حسن بھرا غنچہ دہن کا سہرا

ماہ نے دیکھا جو دولہا و دولھن کا سہرا
ہے گل ناز نبوت کے چمن کا سہرا

ہو مبارک مرے احباب کو ہر روز خوشی
کیا ہی ضامن نے کہا ہے یہ جشن کا سہرا

بتلا دو طبیبو کہ مین بیمار ہون کس کا
ارنی کی صدا لب پہ ہے اور دیدۂ خونبار

آتی ہے نظر ہمکو بتون مین بھی تجلی
مین صورت گل آنکھ مین بلبل کی سمایا

اسطرح گرا خاک پہ ہون اٹھ نہین سکتا
اے عشق شہنشاہ خداوند دو عالم

اب دیدۂ حق بین سے حقیقت ہو نمایان

جو یاسے شفا شربت دیدار ہون کسکا
موسی کی صفت طالب دیدار ہون کسکا

در پردہ عزیز دین طلبگار ہون کسکا
اعدا کے سوا اور کہو خار ہون کسکا

پامال روش نازک رفتار ہون کسکا
جز آپ کے مین بندۂ سرکار ہون کسکا

دیکھو تو کہ مین مظہر اسرار ہون کسکا

[illegible]

ردیف الف

ساقی ترے دور میں وہ دلدار نہ دیکھا
اور بادۂ گلگون کا خریدار نہ دیکھا

عالم میں کوئی ہمنے تو بیکار نہ دیکھا
ہر کار میں پر یار سا بیکار نہ دیکھا

شاید نہ رہی مے ترے مخانہ میں ساقی
بدمست مے عشق کا ہشیار نہ دیکھا

ہم دیکھتے ہیں عیش مہیا ہر دلیکن
برباد ہی سب عیش اگر یار نہ دیکھا

جون شمع ہر وہ پردۂ فانوس میں روشن
بے پردہ کبھی یار کا دیدار نہ دیکھا

گر عمر ترے بام کے نیچے ہوئی آخر
اے بخت سیہ روزن دیوار نہ دیکھا

جیتا نہ رہے اور نہ مر جاے یہ بیمار
مانند تپ عشق یہ آزار نہ دیکھا

گو محلس اتک تری جا پونچا ہر عاشق
افسوس کبھی آپ کا دربار نہ دیکھا

طالب ہی جہان اوسکی ملاقات کا لیکن
جان میلے جو وسے ایسا طلبگار نہ دیکھا

بیہوش ہی ہشیار ہر اوس راز نہانکا
بیہوش کے مانند تو ہشیار نہ دیکھا

امر دست جنون چاک کیا ایسا گریبان
وحشی کے بدن پر تو کوئی تار نہ دیکھا

معلوم ہوا میکدے میں آج گروی
واعظ پہ قبا جبہ و دستار نہ دیکھا

بکتا ہر پھرا مصر کے بازار میں یوسف
یوسف کو میں اپنے سر بازار نہ دیکھا

مختار محمد ہیں ہر اک کار کے ضامن
محبوب خدا سا کوئی مختار نہ دیکھا

ناخدا کشتیٔ امت پہ ہے طوفان بلا — تو خبر جلد کہ ہے تم سے حفاظت کی طلب
عشق نے آپکے معشوق بنایا ہمکو — آتش عشق کو ہر دم ہے زیارت کی طلب
میری آنکھوں پہ کف پائے مبارک رکھ دو — قرۃ العین ہو حاصل یہ عنایت کی طلب
تاج شاہی سے تو بہتر ہے تمہاری نعلین — سر پہ رکھو لت تو کروں [illegible] کی طلب
آپکے شوق محبت میں نکلجائے یہ دم — دیجیے بہر خدا مجکو ہدایت کی طلب
ہم گدا ہے در احمد ہیں نہیں کچھ پروا — چاہ دنیا کی ہمیں نہ ریاست کی طلب

پنجتن پاک کی الفت میں فدا ہو جا تا ہے
تجکو [illegible] من ہے اگر خاص شہادت کی طلب

رہتے نالہ دہان میں ہمیشہ جہنم کبھی ملتے [illegible] سبب
چھپے پردے میں ایسا [illegible] تم پر غضب
تمہیں ڈھونڈھتے پھرتے ہیں [illegible] نہیں ثانی تمہارا کوئی بشر
ترے صدقے ہیں سارے یہ جن و بشر [illegible] صنم [illegible]
[illegible] ہیں جلوہ رشک قمر [illegible] کتان [illegible] جگر
[illegible] سرور [illegible] سارے بشر [illegible] ہیں قمری طوق [illegible]
ترے شوق وصال میں چھوٹا وطن ترے کوچہ میں [illegible]

تیرے در پہ ہے ضامن علی یہ کمترا شہ ہر دو سرا و امیر عرب

ردیف تای فوقانی

کیا دیکھے یہ پروانہ دل زار کی ہمت
غالب ہے رخ شمع دل آزار کی ہمت

پڑ گو ہر و مرجان سی کیا کرتی ہین آمن
دیکھو یہ مرے دیدۂ خونبار کی ہمت

دیکھین نہ کبھی حور کو جنت مین ہے ہجان
یاں تک ہے تری طالب دیدار کی ہمت

سب میرے ہاتھے مرے گھر آئیے آکی
عالی ہے یہ اوس عالی مقدار کی ہمت

نامہ کو کیا مست خرابات سے ناز
مصروف ہے یہ ساقی سرشار کی ہمت

ہے دل مین تمنا کہ بیان کیجیے کچھ حال
قاصر ہے وہان دوستو گفتار کی ہمت

وہ کشتۂ ہجران کو تئین دم مین جلاتے
ہے رشک مسیحا ترے رفتار کی ہمت

صحرا مین تری مجنون کی پابوس کو آئی
اے آبلہ پا دیکھی طلبگار کی ہمت

عاشق کو غم ہجر سے اک دم مین چھڑایا
کیا کہیے کہ کیا ہے تری تلوار کی ہمت

دائرہ ہے میان عشق کی نقطے کو سب عالم
جاذب ہے ترے نقطۂ پرکار کی ہمت

ہے زخم جگر پر مرے زنگار چھڑک دو
اے یار دوا گر ہے تمھین کچھ پیار کی ہمت

اب سینہ و دل مین مری بازو کو مین
ہو جائے خدا حیدر کرار کی ہمت

شوقِ دیدار صنم مین بیخودی یانتک ہوئی گاہ بیخود ہجر مین ہون باخبر ہون وصل مین اک نقطہ مین تو نہین ہون عشق مین آمست گر دل کیے پامال کتنے اور مُردے جی اٹھے	رب ارنی کہہ رہا ہون بسر بازار مست یار بھی ہمکو ملا کیسا ہی خود ہشیار مست شمس تبریز و جنید و شبلی و عطار مست ای مسیحا ہی عجب تیری تو یہ رفتار مست

جب سے ساقی نے پلایا جام وحدت کا مجھے
حشر تک ضامن رہیگا بیخود و سرشار مست

ردیف ثای مثلثہ

معلوم نہین خفگی دلدار کا باعث جاؤن نہ کبھی کوچۂ دلدار مین ہرگز اقرار تو کیا تھا شب وصل مین تم نے چاہے جسے لیجاے وہ خود کام ستمگر موسی کی طرح گر گئے بیہوش ہوا سب انداز کی چال تری ناز سے ہین	یہ جرم و خطا تیغ قضا کار کا باعث لیجاے ہے پر عشق دل زار کا باعث ظاہر ہوا ہمکو پر انکار کا باعث موجب ہو تسبیح نہ زنار کا باعث ای یار وہ یہ ہی جلوۂ دیدار کا باعث یہ سب ہے میاں حسن کے اظہار کا باعث

تو جو مجھسے خفا ہے کیا باعث
سچ بتا اس مین کیا ہی کیا باعث
کیون نہین مانتا ہے کیا باعث
با ہمہ چند جور و ظلم و ستم
دل ہمیشہ چاہتا ہے کیا باعث

دیوان ضامن

قید مین صیاد کی ہم آ پھنسے افسوس ہے — مرغ دل قید ستم مین آب و دانا ہی عبث

زلف سنبل یار کو ہر دم سنوارے ہے صبا — کاکل مشکین کو ای مشاطہ شانا ہی عبث

جو کہ کشتہ ہین تری تیغ تغافل کی صنم — اوسکو جینا ہی عبث اور زہر کھانا ہی عبث

چاہیے عاشق کو خاک کوے جانان ہی ہو — جو گیا کوچہ مین اوسکی پھر کی آنا ہی عبث

اسپ دریا کی طرح اشک روان ہین ہر زمان — آہ کا اوسکو عزیزو تازیانہ ہی عبث

جل گیا ای شمع تجھپر شوق دیسی جان نثار — ماتم پروانہ پر آنسو بہانا ہی عبث

ہی مگر تد نظر جانا قدمون مین ہمین — چاہیے جانا وہان ہمکو ستانا ہی عبث

تو نہ آیا اپنے کشتہ کے جنازہ پر کبھی — بعد مدت اوسکے مرقد پر بھی آنا ہی عبث

مرقد عاشق کو تیرے سایۂ گیسو ہی بس — روضہ و گنبد کلس اور شامیانا ہی عبث

طائر جان اڑ گیا قید دو عالم چھوڑ کر
مرغ لاہوتی کو ضامن آشیانا ہے عبث

ردیف جیم

آنکھ مفلس کی لڑی اوس بت زردار سے آج — مرغ دل بازی لگی طائر پر دار سے آج

دل مرا قید ہوا زلف مین تیری کافر — ربط مومن کو ہوا رشتۂ زنار سے آج

جو نہو بہتر آپ سے اوس کی تو صلاح
عاشق جانباز کو پند و نصیحت ہے تم
کار دنیا مین ہے لازم ای عزیزو کو صلاح
اہل دنیا خوب جانین اوسکی ...

دیوان ضامن

رنج لاکھون ہو گو تجھپہ کرو دون صدمے
کوہ کن کو جو لگا سر مین اپنی تیشۂ عشق
معدن رنج ہون ایسا کہ مری رنج سرای

یا خدا ہو نہ لگا اوس بت عیار کو رنج
خود ن عاشق سے ہوا اس کے سدا کو رنج
دشت غربت مین بھی ہر پاؤن لسی خار کو رنج

کیون عبث کیجیے اوس یار کا شکوہ ضامن
عشق مین ہوتا ہی ہے عاشق غمخوار کو رنج

بعض گنج ہاتھ نہ آئے تو کچھ نہ لاؤ رنج
دولت کے گنج کو دیکھو تو رنج ہوتا ہی
خوشی کی باتین کرو اور خوش رہو رنج
یہ رنج شغل قضا ہے کہ مار ڈالے ہی
تنج اسلیے ہر ترش اسمین بھی ہی رنج
ذرا سی بات مین رنجیدہ جو کہ ہو جاوی

سو گنج رنج کا ہی گنج صد بلاے رنج
قسم خدا کی ہو کیا کیا نہ یہ دکھائے رنج
عزیز جانو اوسے دل سے جو اٹھائے رنج
زمین کے نیچے شجاعون کو یہ تو لائے رنج
برنج خور بھی ہوتے ہین مبتلاے رنج
تم اوس سے بچا گو کہ وہ بھی ہی اک بلاے رنج

مٹا دے دفتر دل سے تو رنج کو ضامن
بہت سے دنیا مین تو تو نے اٹھائے رنج

ردیف حای حطی

دفتر وحدت ہی ضامن صفحۂ خاطر ترا
لوح دل سے ہو گیا حرف دوئی کا انتساخ

ردیف دال مہملہ

کیا کیا مینن مجھ پہ کیے تے بیداد
اللہ سے ہے بتون کی فریاد

قد کو ترے قامت قیامت
شمشاد کہون کہ سرو آزاد

ہے سامنے تیرے دست بستہ
خوبان کا مگر توہی ہے اُستاد

آنکھون مین ہی نور تیرے دم سے
ہے خانۂ دل تجھی سے آباد

تو غمزہ نواز فتنہ زا ہے
ہے ناز و ادا کی توہی بنیاد

پہ چرخ کہن سے پیر دیرین
صد ہا سے داؤن گھات ہین یاد

اے ظالم شعار آفت جان
اس فن مین ترا ہے کون اُستاد

شیرین ترے غم مین کھائی تیشہ
ادنی ترا کوہ کن ہے فریاد

وہ سخت ہے سنگدل ترا دل
ہے سامنے جسکے موم فولاد

اور چرخ بخیل مردم آزار
کیا کیا تجھے داؤن گھات ہین یاد

کیا حور و قصور کس کی جنت
تم بن مرا دل کبھی نہ ہو شاد

ازل سے تا ابد ہر آن ابد
محمد ہے محمد ہے محمد

شرف صاحب لولاک ہے وہ
بسیط نور کل افلاک ہے وہ

وہ موصوف صفات حق ہے وہ
محمد ہے محمد ہے محمد

عجب محبوب ذات پاک ہے وہ
وہ جانان خدا جان ہے

نہ باقی چھوڑا کوئی صید کا نشان صیاد
ہر ایک مرغ یہ کہتا ہی الامان صیاد

یہ مرغ دل نہین آنیکا دام مین تیرے
ہر لامکا پنہ سدا اسکا آشیان صیاد

نہ توڑ ذبح سے پہلے تو بال و پر میرے
نہ کر یہ جور و ستم ہم پہ بے بیان صیاد

نہین ہے چونچ مین بلبل کے شلغ سنبل کی
ہر اوسکے دلسے اوٹھا آہ کا دھوان صیاد

پھڑک کر توڑے یہ مرغ دل زبال و پر
نہ ایکدم بھی ہوا اوسکا پاسبان صیاد

نکلپکا ہی لہو پھیر مت گلے پہ چھری
ہوا ہے رنگ مرا رنگ زعفران صیاد

نگاہ تیری نے بس کر دیا ہی کام تمام
اوٹھا نہ ہاتھ مین اپنے تو یہ کمان صیاد

شب وصال مین مرغ سحر کا کھٹکا ہی
الٰہی کاٹلے اوسکی کوئی زبان صیاد

ہمارا طائر دل کرکے دام زلف مین قید
لیے پھریگا ہمیشہ کہان کہان صیاد

قفس مین بند نہ کر ذبح کر مری قاتل
چھوڑا دے قید سے ہستی کے مہربان صیاد

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن
ہمیشہ گھات مین رہتا ہے آسمان صیاد

احد سے کون بن آیا ہے احمد
محمد ہے محمد ہے محمد

بشکل بشر ہے آن نور سرمد
محمد ہے محمد ہے محمد

تحیات و درود در رحمت حق
سلام اللہ بر روح محمد

دیوان ضامن

به بوس او مرز سنگ اسود | محمد ہے محمد ہے محمد
ہزاروں معجزے نادر دکھائے | محمد نے بہت مردے جلائے
یہ کتنے کر دیے ہیں دین سب رد | محمد ہے محمد ہے محمد
وہی ہے مالک ملک الٰہی | حقیقت میں وہی ہے قبلہ گاہی
شفیع امت عاصی کہ آمد | محمد ہے محمد ہے محمد
کشیدہ بر رخ مصحف چو گیسو | دل عشاق را لیتہ بہر
کدام آن کس کہ دارد قد و این شد | محمد ہے محمد ہے محمد
کہا جبریل کو مسجد میں اک دن | پس پردہ وہاں ہے کون ساکن
وہاں ہو وے احد اور یاں ہے احمد | محمد ہے محمد ہے محمد
کہا جبریل نے آکر کہ اے وا | مجھے کیوں پیچ میں تم نے پھرایا
سوائے ذات اقدس آنکہ باشد | محمد ہے محمد ہے محمد
کھلا جب عائشہؓ پر سر مکنون | رسول اللہ تمکو میں کہوں کیوں
خدا تم کو کہوں گی یا محمد | محمد ہے محمد ہے محمد
کہا حضرت نے خوش ہو عائشہ سے | مرا ایمان کامل ہو گیا ہے
عزیزو اسکو تم جانو موکد | محمد ہے محمد ہے محمد

بلا سے دو جہاں ہو جاوے سب رد
محمد ہے محمد ہے محمد
اوسی کے نور سے سب جلوہ گر ہیں
محمد ہے محمد ہے محمد

ردیف رای مهمله

دیوان ضامن

کہ جسنے ذات احمد کو نہ جانا	نہین دارین مین اسکا ٹھکانا
لبسا مومن کے دل مین یا محمد	محمد ہے محمد ہے محمد
تمہارے عشق سے سر آلہی	ہویدا مجھپہ ہوجای کماہی
اگر ضامن ہو تم یا جد امجد	محمد ہے محمد ہے محمد

ردیف ذال معجمہ

لکھون مین اپنا جگر سوز لایئے کاغذ	عزیز و کوئی سہرا منگا ئیے کاغذ
ہر ایک حرف مرے خط کا دام الفت ہے	جدا جدا دست قاصد منا ئیے کاغذ
جو تیرے خط کے سناؤن سی نامہ بر مورنج	کسی جلیے کو بلا کر پڑھائیے کاغذ
غم فراق کو یارو جو اپنے لکھیے رقم	ہزار دون دفتر غم کے بنایئے کاغذ
اگنہ کی سیاہی سی اعمال نامہ میرا ہین سیاہ	تو اپنے فضل سے یارب چھپایئے کاغذ
لکھوا ہے خط مرے اشکونسی تر لوقت رقم	دلا یہ دفتر غم ہے بہایئے کاغذ
لکھا کی نقش کوئی لبیس کا بشکل گلاب	صنم کو شیر و عسل مین پلایئے کاغذ
لکھو وہ کون سی خط ہین تمہین شکایت کی	ابھی منگا کے ہمین وہ دکھایئے کاغذ
کسیکے ہاتھ نہ آجائے راز دل ضامن	حریف بد کی نظر سے بچایئے کاغذ

دیوان ضامن

کیجے نہ دلا شکوۂ خنجر تہ خنجر
تسلیم و رضا چاہیے خنجر تہ خنجر

طاقت نہیں بازو میں ہی یا کند ہوئی دھار
یا خلق مرا ہو گیا پتھر تہ خنجر

خون ہو کے مرا دل صف مژگان میں ہے ٹھہرا
اس دل کا ہوا اب تو ہی بستر تہ خنجر

ہر زخم پہ کہتا ہون کہ رحمت ہی خدا کی
ہمسا ہی بیان کون دلاور تہ خنجر

کیا لطف و مزا پاتے ہین عاشق ترے قاتل
گردن جو کٹا لیتے ہین اکثر تہ خنجر

بسمل کو تڑپنے نہیں دیتا ہی وہ قاتل
کیا کیا نہیں کرتا ہی ستمگر تہ خنجر

ڈرتا ہون کہ پلک کے نہ بجھا دے یہ اہن
ہی آتش الفت مری اندر تہ خنجر

فرقت کی مصیبت سی چھوڑا یا مجھی قاتل
ہو جائے ادا شکر ہے بہتر تہ خنجر

تڑپے ہی کوئی لوٹ رہی بیتاب کوئی ہی
جان باز ہین اکثر ترے در پر تہ خنجر

مین آپ نہیں کرتا ہون کٹا لیتا ہون سر کو
قاتل وہ مرا کون ہے ہمسر تہ خنجر

گر قتل کی ٹھہرے تو دکھا دے رخ زیبا
ضامن یہ پڑا تڑپے ہے کافر تہ خنجر

جو نظر آتا نہیں تھا اب وہی آیا نظر
چشم حق بین بعد مدت تو نے حق پایا نظر

آفتاب نور حق گو ہی عیان پر ہی نہان
اس رخ روشن کا ہمکو آ رہا سایا نظر

غیر حق مت دیکھنا اے چشم حق بین دیکھنا
ہم نے کیا کیا کسطرح سے تمکو سمجھایا نظر

ردیف راے ہندی

نیمجان تڑپے ہر کشتہ ترا او اہل ستم
دیکھیہ مخمور ترے چشم سیہ مستان کو
وعدہ وصل وفا کون سے دن ہوگا ہائے
کوی جانان تو ہوا ہی مجھ فردہ سے خوش
ہاتھ پانون ہین جدے سر بھی کسیکا ہی جدا
تم بہی اب کہا کہو دا جاو میانسے اٹھ جاو

ہاتھ سے اپنے نہ قاتل ابھی تلوار کو چھوڑ
محتسب تیری گلی مین گرو دستار کو چھوڑ
عمر گذری ہو مری اب تو اس انکار کو چھوڑ
اب کہین جا تو دن عشق مین کوچہ دلدار کو چھوڑ
نیمجان کر کے وہ قاتل گیا دیدار کو چھوڑ
گل گیا باغ سے اے بلبل اب خار کو چھوڑ

تیری الفت مین تو حسان کو جہان چھوڑا
تو نہ او اہل وفا اپنے وفادار کو چھوڑ

ردیف زاے معجمہ

دخل ہووے نہ رقیبونکا جہان پر ہرگز
کل شی معرف شان کی بس ہے یہی شان
مثل بوی گل تر پاس وہ رہتا ہی نہان
عاشق جلوہ دیدار ہین جو خاص خدا
جو کہ ہین خاک نشین تارک دنیا ہین

نام آجاے نہ غیرون کا زبان پر ہرگز
بے نشانی کا نہ رکھ نقطہ زبان پر ہرگز
رحم دوری کا نہین یار روا ہے ہرگز
دل لگاتے نہین وہ حور جنان پر ہرگز
پانون رکھتے ہی نہین تخت شہان پر ہرگز

پرہیزگار آپ ہین معلوم ہی ہمین
ای شیوۂ فریب نہ دم باز رکھ پرہیز

بے جرم قتل کر نہ کسیکو خدا سے ڈر
جور و ستم سے او بت طناز رکھ پرہیز

مردے جلائے آپنے ای عیسی زبان
کشتہ سے تو نہ صاحب اعجاز رکھ پرہیز

وعدہ کیا وفا نہ کیا شب گذر گئی
دم دہی کی ہمکو او بت دمباز رکھ پرہیز

وہ بے وفا کسی کا ہوا آشنا نہین
اوس بیوفا سے ای دل ناساز رکھ پرہیز

اے اشک سرخ راز نہ ضامن کا فاش کر
اب بر ملا تو گریہ اعجاز رکھ پرہیز

ردیف سین مہملہ

نہ جا تو یار کسی اور بوالہوس کے پاس
برنگ بلبل و گل بیٹھ خوش نفس کے پاس

شمال بو ہی گل تر کہان گیا نہ ملا
ہماری پہلو سی دل چند روز بس پاس

ہماری قرب سے پرہیز گلبدن کیون ہی
کہ گل بھی رہتا ہی گلفام خار و خس کے پاس

لبون پہ آہ و فغان دل مین بس ہی نالۂ شوق
جرس بجی ہی مدام یہ اک جرس کے پاس

نہ مل تو غیر سے اے یار رہیے باہم مل
کسی نہ دیکھا نہ پروانہ خوش مگس کے پاس

برنگ بلبل شیدا فدا ہون اسیر مین
اگر وہ گل رخ زیبا جو بیٹھے قفس کے پاس

کیا مور کیا ہی مگس لیکن بانی ہوس
تخت سلیمان ہی کہان فانی ہی یہ سارا جہان
اور بہی ہی یہ بانگ جرس لیکن بانی ہوس
اور دل فنا آخر فنا دیکھا ہی عمر برباد
جیتا ہی ہر گز سو برس لیکن بانی ہوس

[illegible]

	ضامن اوسکا پتا کہین نہ ملا بہنے ڈھونڈھا سادہ یارسو سو کوس

جو صید کش کو ہوئی دام اور قفس کی ہوس	تو مرغ دل کو مری ہی تمہاری بس کی ہوس
کسیکو ناقہ لیلا کے ہی جرس کی ہوس	ہمین ہی یار کی انداز خوش نفس کی ہوس
مثال عاشق پروانہ شمع رو پہ جل	نہ بیچیا صفت طیر رکھ مگس کی ہوس
ہمین ہی ایک تعشق جمال یار کا شوق	نجس کو ہوتی ہی دلدار سی نجس کی ہوس
جو عشق باز ہی صادق تو جان دیدیجئے	مقام عشق مین باطل ہی بوالہوس کی ہوس
بنی دلی تو یہ کہتی تھے مائے غمناک	نہ پوری دیکھی کسیکے بہی دسترس کی ہوس
تمہارے عاشق صادق کو وہ جنون ہوا	ہوئی ہی حیز کی اب اسکو خار وخس کی ہوس
ہوا ہے تخت سلیمان خاک کا بستر	نہ ہمکو فیل کی خواہش نہ کچہ فرس کی ہوس
وہ شاہ حسن دکھاتا نہین جمال کبہو	جو شوق لاکھ برس کا ہو سو برس کی ہوس
کلس ہے گنبد گردون پہ مہرو ماہ کا کیون	تمہاری حجلہ زیبا کی ہی کلس کی ہوس
کہان ہی تخت سلیمان سکندر و دارا	مقام فانی ہی دنیا مگر عبث کی ہوس
ہمین تو ایک فقط آپکی ہی یار غرض	نہ سو ہزار سے مطلب پانچ دس کی ہوس
تمہارے قدمو نپہ ضامن کی جان نکلجائے	ہی پائے ناز کی آنکھونسی ہمکو مس کی ہوس

[illegible]

ردیف صاد مہملہ

یہ حب دنیا ہی عبث کبتک گنیگا پانچ دس	کیا پانچ دس کیا پانچ دس اللہ بس باقی ہوس
یہ کل شی ہالک فانی ہی سب ہی رو مگس	مور و مگس مین رو گیا اللہ بس باقی ہوس
ای طائر جان در قفس فریاد مت کر صبر کر	ای ور قفس کیا ور قفس اللہ بس باقی ہوس
مجنون بن مین پھر رہا تم چھوڑ دو دامن مرا	ای خار و خس ای ہمنفس اللہ بس باقی ہوس
ای مونس غم ہم نفس تو بھی گریزان ہو چلا	ای ہم نفس ای ہم نفس اللہ بس باقی ہوس
فریاد ہی تجسے مری ای دادرس ضامن علی	ای دادرس ای دادرس اللہ بس باقی ہوس
بس کام ہی آئیگا کر یاد حق ای ہمنفس	ای ہمنفس ای ہمنفس اللہ بس باقی ہوس

ضامن علی ہین دادرس مخدوم ہین فریادرس
فریادرس فریادرس اللہ بس باقی ہوس

ردیف شین معجمہ

آتے ہین تیری عاشق شیدا کو غش پہ غش	مجنونکی طرح کشتۂ لیلی کو غش پہ غش
مت کھول فصد خونکی غش مین آئینگے	مجھ ناتوان و والہ و شیدا کو غش پہ غش
کچھ بھی خبر ہے آج ستمگر کہ کیا ہوا	تیری گلی مین عاشق شیدا کو غش پہ غش
اس بے خبر طبیب نے سکتہ بنا دیا	فرقت مین آئے حسرت افزا کو غش پہ غش

دیوان ضامن

آسمان دلبری کا تو ہی خورشید کمال	ہو نہیں سکتی کبھی تیری برابر خاص خاص

زندگی دنیوی ضامن مثال برق ہی
جادۂ فانی پہ رکھیں اپنا بستر خاص خاص

ردیف ضاد منقوطہ

ہمکو نہیں ہی کچھ بت عیار سے غرض	رکھتے ہیں ہمتو مالک مختار سے غرض
ہمکو غرض فقط ہی تو اک یار سے غرض	کچھ ایک سی غرض ہی نہ دو چار سی غرض
تار نفس کا تار بندھا یار تیری ساتھ	سبحہ سے ہمکو کام نہ زنار سی غرض
ٹانکے لگا نہ زخم پہ مرہم لگائیے	بسمل کو یار کے نہیں طومار سی غرض
بڑھجای مرض عشق دوا ایسی دے طبیب	رکھتا ہے یار بھی دل بیمار سی غرض

آب بقا سے کام نہ عیسی و خضر سے
ضامن کو یار ہی ترے دیدار سی غرض

ردیف طای مہملہ

جسکو سمجھے تھے صحیح ہم اوسکو اب پایا غلط	جز تجلی یار کے دیکھا نظر آیا غلط

ردیف غین معجمہ

دیوان ضامن

تمہاری کاکل مشکین کو دیکھے زاہد	رہے نہ قید سے کوئی بہی پارسا محفوظ

بتون کا عشق ہی ضامن یہ ناگہانی بلا
کہ اونکے جور سے ہمکو رکھے خدا محفوظ

ردیف عین مہملہ

اہل رضا کو یار سے تکرار ہی منع	بسمل کو زیر تیغ کے گفتار ہی منع
زخمی تیغ عشق کو تسلیم چاہیے	اس مرض کی دوا دل بیمار ہی منع
مرتا ہو جو کہ آپ ہی فرقت میں یار کی	گر دیہہ اوسکی کھینچنی تلوار ہی منع
حور جنان کا عیش لذائذ نفوس ہے	جز یار کے یہ طالب دیدار ہی منع
جسکو کہ ہو نہ شوق لقائی جمال دوست	تسبیح کیا ہے رشتۂ زنار ہی منع
راز درون پردہ سود آر زلف یار	پردے کی بات بر سر بازار ہی منع
کسطرح دیکھ لون اوسے جب جا نہو گذر	غرفہ بہی منع روزن دیوار ہی منع
نامہ مین کیا لکھون کہ مین حال اہی سے کیا	وان گفتگو تو قاصد طرار ہے منع
عالم کو تونے قتل کیا تیغ ناز سے	پر قتل مجہ غریب کا خونخوار ہی منع
حاصل جواب ہو نہ کسی بات کا وہان	اقرار بہی منع ہے تو انکار ہی منع

روشن چراغ قبر میں سینہ پہ ہے مرے
ضامن فراق یار میں تجنے جو کھایا داغ

[illegible] سے پا نہ کچھ یار کا سراغ | ڈھونڈھا جہان میں پایا نہ دلدار کا سراغ
اک عمر [illegible] میں وہی گیا ہے چھٹ | ہمکو ملا نہ کچھ دل [illegible] کا سراغ
کچھ کام ایسا [illegible] جس سے کہ وہ ملے | ہمکو بتا دو دوستو اس یار کا سراغ
مشکل [illegible] بلکہ وہ ملتا ہے از نہیں | ملتا نہیں ہے طالب دیدار کا سراغ
گم گشتگان وادی حیرت کو ڈھونڈھتے | ہاتھ آئیگا نہ صاحب اسرار کا سراغ
ڈھونڈھا وصت تو آپ کو جب ہم نے پا لیا | ہاتھ آگیا ہمیں تو یہ سب کار کا سراغ

دل میں مقام یار ہے جوں بوے گل مگر
ضامن ملا ہے ہمکو یہ اب یار کا سراغ

ردیف فا

خدا نے تجھکو دیئے ہیں وہ ذات پاک کے اوصاف | نظیر تیرا نہیں ہے زمین سے تا قاف
یہ جانا کہ یوسف ہی خوبصورت ہے | مگر زلیخا اوسے دیکھکر کرے انصاف
وہ شمع طور سے جلنے کو کرتا ہے ظاہر | پڑا ہے جعد میں اوسکو وہ لفظ موباف

ردیف قاف

دیوان ضامن

مرا تو ہادی و مولیٰ ہی احمد مختار	دو کون میں نہیں جز او کوئی رفیق

ہماری کشتی کا ہے ناخدا احد ضامن
ازل سے تا دم رحمت میں ہم ہوئے ہیں غریق

ردیف کاف کلمن

بشر سے کیا کرے اوصاف صاحب لولاک	ہوا اسکی مدح میں سرگرم خود خدائے پاک
دوبارہ اسکا ہوا نہ حق کو شناخت اور	تھا سایہ سے تھا اس سبب سے جسم پاک
ہر ایک قصہ ہے خدا ہو دو فرشتہ ہوش	ذرا سماں دکھائے جو وہ بیت چالاک
بہا نہیں کسی کسی کا خون ہوتا ہے	چمن کو بیٹھا دو وہ سرخ آج پھر اوتاک
سوائی خون جگر کے کچھ نہیں ہوتا	یہیں غم کا لقمہ اصل ہی ہوں غم کی میری خوراک
وہ اپنے خلق کا عالم ہے خود خدا اور رسول	دیا ہے حق نے اسے نہیں جتنا اونچا ادراک
ظہور نور محمد ہوا ازل میں پہلے	اسی سبب سے ہی فرزند عرش سے ہی رتبہ
وہ یاد کرتے ہیں سبھی نیکیاں جو دیں اپنا	بٹھا رکھو ہی سینے میں ہمیں انڈا اک
چمن میں [illegible] محمود کے تصور میں	ہماری آنکھ لگی رہتی ہے بجانب تاک

ردیف لام

[illegible]

ضامن دیا [illegible] کا دل

قدروان عاشق ہو دلبر سے ضامن
وہ معشوق ہے دل لگانے کے قابل

ردیف میم

جنون سے آہ سا ہون شمع پر بھی بیکام
آہ اگر کیجے تو نقصان نکلی سے کام

نہین دل رہا ہی بچانے کے قابل
نگہ تیر کا ہون نشانے کے قابل

مرا سر ہے قاتل کٹانے کے قابل
تری تیغ ہے آزمانے کے قابل

اگر کوئی سر ہے کٹانے کے قابل
وہی اس گلی مین ہے آنے کے قابل

ہنسایا کسیکو دیا ہمکو گریہ
فقط ایک مین ہون رلانے کے قابل

شہید ستم کو نہ پانی سے دو غسل
یہ لاشہ ہے خون مین نہانے کے قابل

مہ عید قربان دکھائی ہے ہمکو
گلے سے ہے خنجر لگانے کے قابل

مین نقش کف پای جانان ہون ظالم
نہین ہے یہ نقشہ مٹانے کے قابل

مرا عشق اور جور تیرا ستمگر
یہ نادر ہین دونون فسانے کے قابل

پر کاہ ناتوان ہون مرا دم ہے آندھی
ہوا باد غم کے اڑانے کے قابل

ہوا ہون کسی گل کی الفت مین بلبل
مری قبر ہے گل چڑھانے کے قابل

اگر یہ ہلاہل تو پی جاوُن اسکو
نہین زہر فرقت کا کھانے کے قابل

ہوا ار گیسو یہ عاشق زار دل
یہ سانپ ہے آپکے کٹانے کے قابل

تہ دام بچایا دلیلی سے خالی
یہ مجنون جرس ہے بجانے کے قابل

نہو عشق اگر شعر خوانی ہے باطل
نہین ہین یہ اقوال گانے کے قابل

خفا ہو نہ طوفان گریہ سے میرے
یہ دریاے خون ہے بہانے کے قابل

بگولم مین ہے سر صحرا بھی جلا دون ہالم ملک
آہ سوزان سے اگر کوئی بجلی بیکام
ہر نگاہ سے تیرے پیکان پر کل جاتا ہون بیکام

ہمکو مارا ہی محبت نے کسی گلفام کے
مثل بلبل بر سر گلزار مرجاینگے ہم

وہ بت کافر ہوا کب ام ہم کافر ہوئے
تار گیسو کے ہمین زنار مرجاینگے ہم

مرنیکو مدت سی سنتی ہین عزیزو ہم وصال
اس تمنا مین ابہی غمخوار مرجاینگے ہم

آجکل پر جہوٹے وعدے کرتا ہی ضامن وہ شوخ
ایک دن یون ہی اگر ناچار مرجاینگے ہم

تیری فرقت مین ادبت خود کام
کام اپنا ہوا تمام تمام

بت پرست آپ اور ہمارا نام
حضرت دل تمہین سلام سلام

تو زبان اپنی یار تہام نہ تمام
ہم سنے جاینگے ترے دشنام

کیا ہی تازہ ہے بوئے گل سے دماغ
رہے ایام باغ حسن مدام

رے کے دل اس پری نژاد کو یون
وحشیون مین کیا مجھے بدنام

ہم نے ہی تیری بت پرستی کی
ہوا رام پر وہ دل آرام

اگر بلا کو ہے یار سے ضامن
اور بلا اس کی ابر دے صمصام

دم باز پسنا جو ہمکو وہ دم دیگیا صنم
آرام لیگیا ہمین غم دے گیا صنم

امید وصل سی ہمین فرقت ہوئی نصیب
عوض مین وصل کے ہمین سم دیگیا صنم

ردیف نون

دیوان ضامن

تھا ہم سے بلبل گل و باغبان سے
نہین کوئی اپنا سہارا چمن مین

لگے آگ جلجا یہ گلشن عزیزو
کیا اوسنے ہے کنارا چمن مین

صبا غنچہ و گل سبھی منتظر ہین
ذرا ہو جیسے جلوہ آرا چمن مین

نہ بستی مین یا در نہ صحرا مین ہبر
نہین کوئی مونس ہمارا چمن مین

نہ ضامن کو الفت ہے سیر چمن سے
نہ تجھ بن ہے ہمکو گوارا چمن مین

ڈھونڈھا اوسی جہان مین وہ اب تک ملا نہین
ارض و سما مین یار کا ملتا پتا نہین

جلکے خاک بھی ہنوا اور نہ کچھ ہوا
جسطرح مین جلا کوئی ایسا جلا نہین

بلبل بھی مرگئی غم باغ و بہار مین
شاید کہ اس چمن مین کوئی گل کھلا نہین

جو کچھ کہ ہمپہ گذرا وہ قابل بیان نہین
راز درون دل ہرکسی نے کہا نہین

دل مین بھی ہو ٹھری کہ مرجایئے ابھی
پر کیا کرون کہ آتی ابھی تک قضا نہین

گردن پہ آپکے تو مرا خون ہو چکا
بجرم قتل مجکو کیا تمنے کیا نہین

مت رکھ خیال زلف سیہ ناگنی کا دل
افعی کو آستین مین کوئی پالتا نہین

شاید ہماری خون کی مہندی لگاوگے
دست جفا پہ آپکے رنگ حنا نہین

کوچہ تمہارا فرض کیا کر بلا نہین
پر قتل گاہ وہ بھی سے کم بھی ذرا نہین

دیوان ضامن

عاشق کو کام کیا ہی شراب و کباب سے
عیسی کا شرکت نہین احسان اٹھائیگی

ہم کہانیوالے خون جگر کی غذا کی ہین
مقتول ہم تو یار کی ناز و ادا کی ہین

دنیا کی بود و باش تو ضامن ہوا یہ ہی
کیا جو غور کرکے یہ پتلے ہوا کی ہین

ای شمع رو ہی اپنا سینہ کباب تجھ بن
گل گل بگڑ رہی ہی بے گل کیا ہی ایسا
آہ و فغان و حسرت بیٹھے ہین غم کو مار
دود چراغ کشتہ الفت مین آپ کو ہون
شعلہ بنا دیا ہے اور آتش محبت
شیرازہ محبت اور عقل کی کتابین

اور بھر زندگی ہی مثل حباب تجھ بن
کچھ دم نہ مارتے ہین چنگ و رباب تجھ بن
سب بند ہوگئے ہین فرحت کی باب تجھ بن
اور زندگی ہی اپنی مثل حباب تجھ بن
جون برق جا بجا ہی تب لباب تجھ بن
سب منتشر ہین پیاری یہ فصل و باب تجھ بن

حاصل ہوا نہ ضامن جز یاس اور حسرت
برباد کر دیا ہے اپنا شباب تجھ بن

پیتے نہین ہین ساقی ہم تو شراب تجھ بن
گنتا ہون شب کو تارے ای ماہتاب تجھ بن
ہین سرخ اشک چشم ساقی شراب تجھ بن

اور جام و صراحی سب ہین خراب تجھ بن
تاریک ستیان ہی اور آفتاب تجھ بن
جل جل کے دل ہوا ہی سیر کباب تجھ بن

قابل نہین بیان کے حال خراب اپنا
ضامن

کشتۂ تیغ جفا کے لاشۂ مظلوم کو
اشک خوں کے سوا کوئی تو نہلاتا نہیں

جل گیا محفل میں لیکن شمع ساں خاموش ہوں
برق کی مانند مضطر ہو کے چلاتا نہیں

آرزو وہ نظروں میں مری لیکن نظر آتا نہیں
[illegible]

ہے سبب خفگی نہیں کچھ دشمنوں نے کہہ دیا
آپ ہی آتا نہیں وہ مجھکو بلواتا نہیں

جان بلب ضامن ہر آں ادب شکیں دل
ہے قسمت وہ ستمگر کچھ تو فرماتا نہیں

حسن و جمال یار تو کیا جا بجا نہیں
پر کیا کروں کہ آنکھ مری حق نما نہیں

دریائے غم سے پار میں ہو جاؤں کس طرح
طوفان میں ہے جہاز مگر ناخدا نہیں

دشنام دیکے مار دے جانے ہیں یار نے
عیسیٰ کے لب میں دیکھی تو ایسی شفا نہیں

فردوس ہو بہشت ہو عرش بریں ہو
آیا جو کوئے یار میں پھر کر گیا نہیں

یاروں کو مرے تن سے سوا چھوڑ کر تجھ
تجھسا جہان میں یار کوئی دوسرا نہیں

عاشق اگر یہ عشق میں رنج و بلا ہی ہو
مانند ہجر کے کوئی رنج و بلا نہیں

دعویٰ ہے تو کرتا ہے خدائی کا صنم
لیکن یہ شکر ہے کہ وہ کافر خدا نہیں

کیا شیفتگی مزار میں مجنوں کے استخوان
زنجیر میرے پاؤں کی وحشت بلا نہیں

اور استخوان سے یار کے برباد کر دیا
غنچہ ہمارے دل کا جو اب تک کھلا نہیں

جسکے هون هر کام مین ضامن علی	مشکلین اسکی هون آسان سیکڑون
لامکان مین مکان رکھتے هین	بے نشان کا نشان رکھتے هین
بود و نابود سے نهین کچھ کام	اس سے آگے درمیان رکھتے هین
جب عدم سے وجود مین آئے	کل یوم کی شان رکھتے هین
ذات واجب کو کر دیا ممکن	عشق تجھپر گمان رکھتے هین
رات هو هو سے نعرۂ قدوس	صوت سرمد په کان رکھتے هین
جان اپنی تو هے فقط بے جان	اپنے جانان کی جان رکھتے هین

کیا فنا نے مزا دیا ضامن
که بقا سے هم آن رکھتے هین

گوهر نایاب دندان هین وهان یار مین	سرخی لعل بدخشان هر زبان یار مین
ابروی خمدار اوسکی اور مژگان سنان	دشنۂ تیر قضا دیکھا کمان یار مین
آنے کی اوسکے خبر تھی آنسی آیا وه	آن نکلی هے عجائب آج آن یار مین
روزن دیوار سے شاید وه آجا ناگهان	تاکتے هین اسلیے هم تا بدان یار مین
سب گلاب ان کا هی معطر تو گلشن سی دماغ	کیا نسیم آئی گذر تو بوستان یار مین
کل لوز انو په سر تھا آج یه رتبه ملا	ٹھوکرین کهاتا هی در آستان یار مین

ہوئی کیون دیوانی یہ بلبلان کہ وہ کرتے یانسو سفر نہین
کبھی برق سان تب وتاب ہو دل وحشی ایسا خراب ہو
گیا پہلو سے ایسا شتاب سے کوئی جاتا ایسا شرر نہین
ترا کوچہ رشک چمن ہوا مرے خون سے لالہ بو بنگیا
ہوا رشک خلد یہ اسے دلا مجھے رنج وغم کی خبر نہین
میرے اشک کثرت گریہ سے کہ جو آب تھے سو وہ خون ہوئے
یہ عجیب رنگ بدل گئے کہ عقیق ایسا گہر نہین
میان مرنے کو سبھی مرتے ہین سفر عدم سبھی کرتے ہین
جو خودی سے اپنے گذرتے ہین کوئی ضامن ایسا سفر نہین

مین نہین جلوہ نما آپ ہر پیارا مجھہ مین
فرقت یار کا یارو نہین یارا مجھہ مین
یار کو ڈہونڈھا تو پھر آپ مین پایا مین نے
کوزہ گر لیکے بنا خاک کا تو جام الست
نام سے غیر کے غیرت ہے تو آل پیارے
راز مخفی کیا انسان مین ظاہر او سنو

نقش فی الحجر جسنے سنوارا مجھہ مین
عشق نے شور مچایا ہو دوبارا مجھہ مین
نحن اقرب کا وہ کرتا ہو اشارا مجھہ مین
شوق نے گوندہ لیا عشق کا گارا مجھہ مین
ہجر کا تیرے نہین اب تو سہارا مجھہ مین
چارہ گر آپ ہی ڈھونڈھی ہے وہ چارا مجھہ مین

ہے وہ پودا حسن کے گلشن کا سر پانون تک اپنی آنکھوں پر رکھوں ورسر یون ٹر اٹھا چل بیا لسی اٹر کر بولا کیا منہ ہے ترا	چشم نرگس پیار نرگس تا .ر کی اٹریان غنچہ گل سے ہین نازک ہمسر کی اٹریان چوم سکے تو ہے اب رشک قمر کی اٹریان

قرۃ العینین حاصل جب ہوا ضامن علی
اپنی آنکھوں پر رکھوں خیر البشر کی اٹریان

گذرے ہین سو برس ہجر مین یار رات دن ممکن نہین کہ جور سے تیری کوئی بچے عالم شباب کا مرا سارا گذر گیا مجنون کو خلق نے تو اب السیا بنا دیا رخ مطلع السحر ہے شب تار زلف ہے دیکھا جو دلربا نے مجھے آپ مبتلا ہر دو جہان سے رشتۂ الفت کو توڑ کر دار الشفای یار مین جا کر کوئی کہے	تڑپے ہی لوٹے ہے یہ دل زار رات دن قاتل عالم ہے آپ کی تلوار رات دن امید وصل مین ترے غیار رات دن میری ہی ہر گلی مین ہے تکرار رات دن گویا ہم مین یار دیہ وو بار رات دن سنگین دلی سے کرتا ہے سنگسار رات دن زلفون کا ہو گیا ہون گرفتار رات دن آہ و فغان مین ہے ترا بیمار رات دن

گو عام و خاص طالب حور و قصور ہین
ضامن حضور کا ہے طلبگار رات دن

ہمیشہ بحر وحدت مین رہا غواص سننے کو
نہ ہاتھہ آیا در یکتا کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

مئے وحدت کا پیاسا ہون کہان ہے ساقی مشفق
پلادے بادۂ گلگون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

عجب رنگت ہے رنگین کا رنگ عجب جلوہ ہے گوناگون
کہان ہے تو خدا بیچون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

وصال یار کی خاطر کیا کیا کیا نہ کچھہ ہم نے
ہزارون پڑھہ لیے افسون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

وہ سرو گلشن خوبی پس پردہ کہان ہوگا
کدھر دیکھون قد موزون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

مرا خط نامہ بر لیجا وہی کہنا جو کچھہ دیکھا
یہی خط مین لکھا مضمون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

اگر عاشق ہے تو صادق اوسی دھن مین لگا رہنا
ہوا جس گل پہ تو مفتون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

نہین کوئی رفیق اپنا نہ کوئی چارہ گر اس جا

بیٹھے ہم عشق مین ہم چھوڑ ہارے ہاتھ پاؤن
کب ہوسکے وچ سلاسل سے کنارے ہاتھ پاؤن

قید مین مجنون سے تیرے خوب ہین ہاتھ پاؤن
چھوٹ نہین سکتے سلاسل سے بچارے ہاتھ پاؤن

کھینچ کب سکتا ہے مانی تیرے دست و پا کی شکل
صانع قدرت نے تیرے ہین سنوارے ہاتھ پاؤن

ذبح کرکے مجکو قاتل نے کہا خوش ہوکے یون
اب تو ٹھنڈے ہوگئے بسمل کے سارے ہاتھ پاؤن

میرے دست و پا کی بندش دیکھ مجنون رو دیا
قید مین کب تھے بندھے ایسے ہمارے ہاتھ پاؤن

تیز دستی کرچکا قاتل کہان دن تھک گیا
ہے تڑپتا پڑا اوسکے نہ ہارے ہاتھ پاؤن

پنجۂ خورشید سے رفتار جون کبک دری
تیرے دست و پا پہ ہر ایک کیون نہ وارے ہاتھ پاؤن

ہے دلیل خون عاشق تندق رنگ حنا

ردیف واو

تمام عمر چلا پٹے ہولی نہ راہ فراق
مقام یار کا اتنا بعید ہے ضامن

اگر ہے شوق شہادت تو سر بکف جانا
صنم کے کوچے مین قطع و برید ہے ضامن

جو ملک عشق مین پہونچا تو آہ و نالہ سنا
ہر ایک جا ہی نفقت و شنید ہے ضامن

خدا کے واسطے تیغ نہ ہو تنہا ضامن
غلام آپ کا ہے زر خرید ہے ضامن

ترے عاشق کو صبر ایجان اگر ہووے تو مین جانون
مثال برق بیتابی اگر ہووے تو مین جانون

ترے مجنون سودائی ہین کہنگلین جہانی خاک
ایسا بستی مین عاشق کا جو گہر ہووے تو مین جانون

تو اپنی کہولدے کاکل رخ تابان پہ پیارے
اندہیرا کالی رات کا اس پر ہووے تو مین جانون

جلا دی آتش الفت لگا دی آگ تو ایسی
پتنگ شمع سراپا شرر ہووے تو مین جانون

تری تیغ تغافل ہے وہ بسمل ہے اور قاتل
ادہر ہووے تو مین جانون ادہر ہووے تو مین جانون

کیا ہی کر ما لیا غم نے ترے عاشق کا ایجانی
ذرا تو دیکھ لو آکر جگر ہووے تو مین جانون

ترے احوال خستہ پر اگرچہ روتے ہین دشمن
پر اوسکے دلپہ ای ضامن اثر ہووے تو مین جانون

ناوک انداز ہین ای یار تمہاری آنکھین
تیر و تلوار انگاق ہین تمہاری آنکھین

مسترکمین آنکھ بلا خیز غزالان ختن
لیگئے چہین کے جان جبت یہ متوالی آنکھین

استخوان پہ تو اپنی ٹھکرا کے ہو گیا دل سے
اب سگ کوچۂ جانان نے گرایا ہمکو

کیا جو تھی غم فرقت کی عدم میں ہمکو
عشق تو ہی تو یہان کھینچ کے لایا ہمکو

دیدار دوست مجھے ای شیر شمشیر عشق
غم فرقت نے سر ارے کہ کہایا ہمکو

بہ خدا اور نہ تھا غیر کا کچھ نام و نشان
ہستی وہمی نے ناچار بٹھایا ہمکو

ہے تمنا دل عشاق کی پس از مرگ بہی
وصل جانان میں میسر ہو خدایا ہمکو

کون سی صورت سے ہیں ای یار جو پاؤن تجکو
حالت زار ستمگار دکھاؤن تجکو

اپنی بیگانے سبھی ہیں کنارہ کش ہین
کس کو بھیجون مین کہ سے پاس بلاؤن تجکو

چاک وحشت نے کیا جیب صبا کا دامن
سوزن غم سے گریبان سلاؤن تجکو

تجسے ملجائے جو وہ اختر برج خوبی
طالع خفتۂ شب وصل جگاؤن تجکو

سر کو زانو پہ دہرے سوئے ہو رکھ جانان
صبح تک مین نہ پر بیٹھا اوٹھاؤن تجکو

اوس بیگانے کبھی یہ نہ کہا صد افسوس
عاشق کشتۂ جانباز جلاؤن تجکو

ہاتھ جوڑ دون ترے پانو پہ پڑ دون سر رکھ کر
منت ودرد دل آزردہ مناؤن تجکو

چشم اغیار نہ دیکھے تجھے ایسے کان چھپا
حقۂ دل مین گھر دار چھپاؤن تجکو

اسکی مخمور نگاہوں سے اشارہ یہ ہے
آنکھ لگتے ہی تہ خاک سلاؤن تجکو

[illegible]

آپ گم جا کے صنم بن اور آنا لیلیٰ کہا	مذہب عشاق مین ان سے پیوستہ ہو تو ہو

لیکر دی وحشت سے گیا آباد کو ویرانہ کو
ہو مجنون کے تجھے ضامن خلافت ہو تو ہو

اپنکو دیکھو تو مین کیا ہون تنہا پایا ہو	مطلع نور خدا ہون تنہا پایا ہو
درد ان دل مین درد و داد دوری	درد کی اپنے دوا ہون تنہا پایا ہو
خار کیا گل کی عالم مین نہ تھی لیکن	بستہ زلف دوتا ہون تنہا پایا ہو
مجھکو عاشق کہو معشوق کہو عشق کہو	جابجا جلوہ نما ہون تنہا پایا ہو
مین ہی مسجود ملائک ہون بشکل آدم	مظہر خاص خدا ہون تنہا پایا ہو
بال و پر توڑ دیے عشق کے صیاد نے ہے	باغ قدسی کا ہما ہون تنہا پایا ہو
لامکان اپنا مکان ہے سو تماشہ کیلیے	مین تو پردہ مین چھپا ہون تنہا پایا ہو
ہو مراد رہا ہی انا الحق ہے یہ منزل اپنی	شمس عرفان کی ضیا ہون تنہا پایا ہو
کسکو ڈھونڈھون کسی پاؤ نہین تا و صبا	آپ مین آپ چھپا ہون تنہا پایا ہو
شیشۂ تن مین مقید ہون پری کی مانند	نور احمد سے بنا ہون تنہا پایا ہو

مجکو تم غیر نہ سمجھو ہے مرا نام تفضل
مین کہان اس سے جدا ہون تنہا پایا ہو

[illegible]

حیات بخشد ہلاک ساز و مسلا یا پھر بھی جگا کے ہمکو

تو باغبان اس جہان گلشن عجب یہ رنگت کے گل بنائے

مرا چو شبنم ہنود گریان مثال گل کے ہنسا کے ہمکو

زہے ستمگر عجیب گلرو پری کے مانند شعلہ رو

گیا وہ محفل مین چھوڑ تنہا مثال شمع جلا کے ہمکو

کجا صراحی کدام میکش ہوئی ہے وحشت یہ محتسب کو

ہم آپ بیٹھے مین غم کے مارے کچھیڑ و بندہ خدا کی ہمکو

غریب مسکین فقیر ضامن لگا ہون دامن تمہارے صابر

کہ تا کہ جنت حریم کو یت اوٹھا نہ پانسے ٹہا کی ہمکو

کسطرح ڈھونڈیے اوسے جسکا پتا نہو

جبتک خیال غیر سے سینہ صفا نہو

شمع کی طرح جل کے ترا راز دا نہو

ہے نقا تو اوبت نام خدا نہو

سرسبز ہو کہان ثمر و شاخ برگ گل

جلجل کے خاک بھی نہوا اور کچھ بھا

مسکن رہا ایک جا کا جبتک سنا نہو

اوس بتکدہ مین نور جمال خدا نہو

خاموش جل بجھ کہ دھوان اک ذرا نہو

ہے جرم قتل یار کسی کا روا نہو

دانہ کی طرح خاک مین جبتک ملا نہو

جیسا کہ مین جلا کوئی ایسا جلا نہو

انت الهادی انت الحق لیس الهادی الا هو

دیر و مساجد اور کنشت جلوہ

انت الهادی انت الحق لیس الهادی الا هو

دیر سے ساقی جام

انت الهادی انت الحق لیس الهادی الا هو

انت الهادی انت الحق لیس الهادی الا هو

انت الهادی انت الحق لیس الهادی الا هو

انت الهادی انت الحق لیس الهادی الا هو

انت الهادی انت الحق لیس الهادی الا هو

مین

انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو	مین ہون عاشق ایک صفت تو ہر جانی الی ہو

ضامن علی تو ہو گے فنا ذکر کیا کر اللہ ہو
انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

ردیف ہای ہوز

میری جان و دل نے بھی لی رہ ہے سے و بارک وسلم وصل علیہ
نہ تنہو محبت سے نرا سے ہے و بارک وسلم وصل علیہ
محمد کو معراج مین باخدا و دل کا نشان بے نشان ہو گیا
کمالات ربی ہوئے دم مین طے و بارک وسلم وصل علیہ
خدا محمد یہ مین ایک دو ہو لی ادنیٰ وحدت ختم منکر و
خدا خود ہے ہم محمد ہے و بارک وسلم وصل علیہ
وہ احمد باسیم سے وہ احد وہ عرب ملا عین مین عین رب
جو کل شے ہے لا شے وہی کل ہر شے و بارک وسلم وصل علیہ
اگر وصف احمد دو عالم لکھین شکستہ قلم سان وہ عاجز رہین
وہ حسرت سے نالان ہو کن چون بانگ نے و بارک وسلم وصل علیہ

عشق میں تیرے مر گیا ضامن
تجھکو ڈھونڈھون کہان مرے اللہ

مظہر اسرار یہ دل ہے منور آئنہ
آئنۂ اسکندری سے ہے یہ بہتر آئنہ

جب ہوا روے مقابل تیرے دلبر آئنہ
ہو گیا حیرت زدہ سا دیکھ ششدر آئنہ

زنگ عصیان سے جو ہو دل کا مکدر آئنہ
سنگدل پتھر ہین اوسپر ہے پتھر آئنہ

مہ کا آئینہ ہی تیری دید کا مشتاق ہے
اسلیے پھرتا ہے گردون لیکے گھر گھر آئنہ

آئنہ بندی نہ کیونکر مین کرون ہر نازنین
ہے تری تصویر میرے دل کے اندر آئنہ

روی عکس یار سے جب آئنہ سیراب ہو
کیون نہ دل ہو جاے میرا آب کوثر آئنہ

آئنہ کیا چاہیے روے مصفا کو ترے
جب دکھائے تجھکو دلبر چرخ اخضر آئنہ

تجھکو دکھلا کے ترا حسن ازل اے نازنین
ہو گیا دشمن مرا اور تیرا رہبر آئنہ

جب خودی خود گم گئی ضامن خدا ظاہر ہوا
ہو گیا روے نما دیوار ہر در آئنہ

غیر حق تو منہ مشغول ولا اور کے ساتھ
کفر ہے اسکو سمجھ دلسی ذرا غور کے ساتھ

آب اور برف حقیقت مین ہین دونون ایک
غیر ہر شے کو سمجھتا ہے اسی طور کے ساتھ

موج دریا و تقاطر و حباب و ماہی
برزخ بحر ہین دائرہ صفت دور کے ساتھ

[illegible]

دیوان ضامن

وہ چند ہوا حسن رخ یار کا تل سے	جوں صفر سے اعداد ہوں فی الفور زیادہ

گھبرا کے جو صحرا کو نکل جاتے ہو ضامن
ہو جاتی ہے وحشت بھی اسیطور زیادہ

دکھائے یار نہ منہدیسی جب سنوار کے ہاتھ	تو مالی مرگیا حسرت سی سر پہ مار کے ہاتھ
پڑھے جو فاتحہ آ قبر پر مسیحا دم	تو گور سے ترا کشتہ اٹھے پسار کے ہاتھ
ہے بعد مرگ مری تاک مین جنونکا اثر	بنائے قیس جو آجائے وہ کمہار کے ہاتھ
ہماری پیاس بجھے آب تیغ سی اوسکے	لبان زخم سے چومونگا اپنی یار کے ہاتھ
مریض عشق سے کہدو پڑھے نماز فنا	لگا کے کرے تیمم مرے غبار کے ہاتھ
وہ آئین غسل کے خاطر تو خوب نہلاؤن	غریق بحر محبت مین بیقرار کے ہاتھ
پہونچ گیا ہون گلی مین صنم کی ہو کے غبار	غرض نہ پہونچے قدم تک تو خاکسار کے ہاتھ

عزیز و کیا کرے ضامن مہار دینا کو
نہون گلے مین جو اوس یار غمگسار کے ہاتھ

نہ کیونکر نام لون ہر دم تمہارا یا رسول اللہ	خدا نے شوق سی تمکو پکارا یا رسول اللہ
خدا کی خوف سی اوسدن نبی بیتاب ہونگے	نہین ہوگا وہان تم بن سہارا یا رسول اللہ
خدا پوچھیگا جب اوسدن تم اپنی امتی لاؤ	ہماری بھی طرف کرنا اشارا یا رسول اللہ

جو بادشاہون کا وصل چاہے فقیر مسکین مجال کیا ہے
تمہارے غمزے نے سب کو مارا پڑے تڑپتے ہین لاکھون ہر سو
کبھی نہ کشتون کو آکے دیکھا نہ پوچھا بسمل کا حال کیا ہر
اوٹھا نہ در سے تو اپنے ہمکو مین تیرا عاشق ہون جان سے گذرا
نہ چھوڑ جاؤنگا تیرے در کو تمہارے دل مین خیال کیا ہر
تمہارا رخسار حق نما ہے یہ آئینہ ہے جمال حق کا
کہ جسنے دیکھا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے
یہ میٹھی باتین اداکی چتون رسیلی آنکھون سے ہمکو مارا
جو تیغ مژگان سے ہمکو مارا تو آپ کا کچھ کمال کیا ہر
اسی توقع مین عمر گذری کہ یار ہمسے تو آملے گا
نہ ہمنے جانا کہ وصل کیا ہر نہ ہمنے دیکھا وصال کیا ہر
تمہارے بسمل کا رقص دیکھا فلک پہ زہرہ کا حال بگڑا
تو ہاتھ مل مل کے بولے صوفی یہ وجد کیا ہر یہ حال کیا ہر
چلا مکان سے نکل کے اپنے وہ کبک رفتار نازنینی
کسیکی طاقت زبان پہ لائے یہ کیا کیا ہر مجال کیا ہر

تلوار چہینکے بیٹھے ای بار مار دے
تم سا کہ ہجر مین ہے بہت سہانہ مارنا
شمشیر ابروی کی بنا کر کہ مار دے
تم تہہ ہو ... صنم تجہے بار دے بار جان
اتنا الہی تو ہے ... دل کو قرار دے
دل بہر کے دیکہلون ... [illegible]
دشمن کی زلف مار وہ کالا ... مار دے
زبان زہر مار بسم کا اوتار دے

می ... شراب محبت کی ... [illegible]
پیالا بنا کے خاک کا ... [illegible]
ہم سے کبھی ... [illegible]
بوسہ ... [illegible]
مشاطہ زلف یار ... سنوار دے

[illegible]

رنگ لائیگا یہ اکدن آپ کا رنگ حنا
بہگینا ہوگا ستمگر خون بہانا چھوڑ دے

زہد و تقوی جبہ و مسواک و تسبیح یا نیہ سے
ضامن اپنا طرز اب تو عاشقانہ چھوڑ دے

آکے اس دنیا مین یارو داغ حسرت لیچلے
رنج و غم سوز جگر بیتابی دل لیچلے
سر بکف جاتے ہین کوے یار مین ہم تو مگر
عشق عاشق ہو گیا ہی حضرت انسان ہر
کوی جانان مین جب آکر ہو گئی بیمار عشق
رشک گلزار ارم تہا آپکے جاو بسینے کر
تم قفس مین ہمکو چہو تا تیل ساتہہ اپنے چلے
اس صنم کو ساتہہ اپنے اہل ہمت لیچلے
ہم محبت کر چلے جہان پر تو آفت لیچلے
دم نہ مارا ہمنے قاتل تیغ و دم کے تلے

داغ دل پر لیچلے کیا یار صحبت سے لیچلے
ہم بغل مین اپنی اک شور قیامت لیچلے
سر کو اپنے دوش پر جسمین ہو طاقت لیچلے
چہینکر ملکوت سے بار امانت لیچلے
جاکے ہم دار الشفا مین رنج و زحمت لیچلے
کلبۂ احزان سے میرے تم تو برکت لیچلے
تمکو وحشت لیچلی ہم ساتہہ وحشت لیچلے
وائے قسمت ہم تو اپنے دل مین حسرت لیچلے
دیکہلے دل تمکو ہر دم کی مصیبت لیچلے
جان کو تسلیم کی ایمان سلامت لیچلے

کوچۂ جانان مین ضامن جو گیا مارا گیا
شکر ہے ہم جان کو حضرت سلامت لیچلے

[illegible]

ضامن

ضامن تمار بازی سودائے عشق مین
بازی لگی ہے یار سے سر اپنا ہاروے

صابر علی سا عاشق جانان کوئی نہین ہے
سارے مین ڈھونڈ آیا پایا کہیں کہ [illegible]
حال اپنا مین کسے سناؤن زخمی جگر ہی کوئی کھاؤ
چھوڑ دیا ہی سب نے ہمکو ساتھ لیا ہی رنج و الم کو
آگ لگی ہی جل ہی گیا مین خاک مین بالکل ہی گیا مین
عشق خدا ہی بار امانت ہمین کہیو کوئی خیانت

تیرے بغیر اپنا ٹھکانا کوئی نہین رہے
جیسا کہ مین ہون لیا سا دیوانا کوئی نہین رہے
راز نہان کا واقف دانا کوئی نہین رہے
دنیا مین دیکھا اپنا بیگانا کوئی نہین رہے
جیسا جلا مین دلکو جلانا کوئی نہین رہے
ایسے گران کو سر پہ اٹھانا کوئی نہین رہے

ضامن علی تو خوب سمجھ لے کہ نا ہی جو کچھ ابھی سے کرلے
ایسے جہان مین پھر کے تو آنا کوئی نہین رہے

عجب ہین قدرت کے کارخانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
دکھائی ہر دم وہ اپنی شانین خدا کی باتین خدا ہی جانے
مین سن چکا ہون بہت فسانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
یہ واعظ آیا ہے کیا سنانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کھلا نہ پردے کا بھید یار و خدا ہی جانے کہ کل کو کیا ہو

کسیکو آئے وہ سم کھلانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
نہ فکر کر تو خوشی و غم کا خدا ہی مالک ہے بیش و کم کا
ہمارا کہنا یہ کون مانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کہا جو موسی نے رب ارنی کہا خدا نے ہے لن ترانی
وہین وہ جلوہ لگا دکھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کہا نبی کو کرو ہدایت کہا یہ شیطان کو کرکے لعنت
ادھر نہ دنیا کسیکو اسنے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کسی پہ رحمت کسی پہ ذلت کسی پہ غفلت کسی پہ رحمت
خدا کی حکمت خدا ہی جانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
سمجھ لے دل مین یہ خوب ضامن سوا اللہ اگر نہین ہے ممکن
کہ ایک تنکا لگے ہلانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

اڑیگی حشر تلک میری یار بن مٹی
نہ بین دیکی شہیدونکی فتنہ زن مٹی

ہمارے لاشۂ مظلوم کے لیے یارو
کہ خاک کوچۂ جانان کی ہے کفن مٹی

موا ہون تیری محبت مین تو قدرت تو ذرا
ہماری لحد پہ آ ڈال جان من مٹی

نہین ملیگا تیا خاکسار عاشق کا
ہوا ہی کوچۂ جانان مین جابدن مٹی

شاہ نجف شیر خدا بر من مدد جلدی کر آ
ہے حکم ان کاف و نون تو شمع مین پروانہ ہون
تو لن ترانی مت سنا مین رب ارنی کہ رہا
ہے تو کہان و مین کہان سب سے جدا ذات حق عیان
اے نور ذات پنجتن روشن ہے تجھسے جان من
نام علی نام خدا ہر شان مین جلوہ دکہا

سلطان شاہ و لافتا ضامن علی ضامن علی
الفت مین تیری دل جلا ضامن علی ضامن علی
اب رخ روشن سے دکہا ضامن علی ضامن علی
پردہ خودی کا اٹھ گیا ضامن علی ضامن علی
تجھسے ہے عالم پر ضیا ضامن علی ضامن علی
ہر گاہ بندہ کہ خدا ضامن علی ضامن علی

ظاہر ہوا نور ازل ہر شکل و شان جزو و کل ہے
مین کیا کہون اس سے سوا ضامن علی ضامن علی

الٰہی دولہا یہ پیاری دولہن کو عیش و عشرت مبارک ہووے
شہانہ جوڑا اگر کا سہرا بناز و نعمت مبارک ہووے
کلاہ و دستار در مقنع گل بہاری کا تازہ سہرا
قبا سے ضیا پاش سے رنگین خدا کی رحمت مبارک ہووے
قمر کے مانند آج دولہا تو بزم انجم مین جلوہ گر ہے
فلک پہ ہے اس زمین کو رفعت یہ رشک جنت مبارک ہووے
نکاح سنت ہے انبیا کی قرآن ناطق ہے فاتحہ کا

دیکھے نہ چشم کور تو اسکا قصور ہے — تاباں ہے آفتاب جمال محمدی

عاجز ہیں رسلے اہل کمالات راز ہیں
توصیف ذات پاک میں لکھو ...
از وصل خواہ دیکھئے ...
شیشہ ہمارے دل کا ...
منکر جو ہے شفاعت احمد شفیع کا
ذات خدا سے ہو گیا باطل وہ دور ہے

یار ہمراز نہیں گو یہ پریزاد ہیں سب سمجھے دل کو ہو دو آنکھیں ہوئیں پچکاری	یار بن آگ لگی ہمنے گذاری ہوری خون دل سے تری عاشق نے سنواری ہوری

تم ہوئے موسم گلزار میں ضامن سے خفا
ہو مبارک تمہیں اے یار تمہاری ہوری

جفا کرے نہ کسی پر نہ ظلم فرمائے	بلا کشوں سے نہ کچھ بات رنج کی لائے
کسی کا دل نہ دکھائے نہ چھیڑ کر زخم جگر	کسیکی آہ خدا جانے کسکو بیجائے
اگر چہ جور ہو یا ہو پری مناسب ہے	وہ اپنے عاشق شیدا سے آ کے ملجائے
بھلا جلا کے مجھے خاکسار جسنے کیا	الٰہی آتش الفت میں وہ بھی جلجائے
پھروں ہوں کوہ و بیابان میں جو گھبراتا	نکل کے گھر سے وہ جنگل میں جا کے گھبرائے
نہ ان حال دل نہیں کہتا حیا ہو دامنگیر	الٰہی اپنے عزیزوں سے وہ بھی شرمائے
وہ ماہ ضامن سکین ہو یا الٰہی قبول	کیے پہ اپنے وہ ظالم بھی خوب پچھتائے
وہ گل جو حسن پہ اپنے غرور کرتا ہو	خزاں میں بہی آئے وہ کملا کے اور مرجھائے

نہ عشق تم کروا اہل مجاز ظاہر کا
کہاں تلک تمہیں ضامن غریب سمجھائے

کون و مکان میں جلوہ نما کسکا نور ہے	اس نور احمدی کا یہ سارا ظہور ہے

[illegible]

خدا کے واسطے اٹھو دکھا رخ زیبا
لبوں پہ آگئی مری جان مبتلا ٹھہری

جو قتل کر کے مری لاش کو کیا پامال
ہمارا خون ترے پاؤں کی حنا ٹھہری

ہوتے تھے پیار محبت سے جسطرح پہلے
ہوئے ہو ہم سے خفا اب کہو یہ کیا ٹھہری

ہزاروں غم کے مسافر نے آکیا ہے مقام
حریم کعبۂ دل بھی کوئی سرا ٹھہری

گیا نہ جیتا ہوا کوئی یار سے کوئی
گلی صنم کی عزیزو یہ کربلا ٹھہری

تمام شب ہے ترے بن شمار تاروں کی
یہ کالی رات مری جان پر بلا ٹھہری

ہزاروں قتل کیے اک نظر سے او قاتل
تمہاری چشم سیہ یار فتنہ زا ٹھہری

میں اسکی تیغ جفا سے شہید کیوں ہوتا
کروں میں کیا کہ یہی یار کی رضا ٹھہری

اٹھا کے پردہ رخ دیکھ یار ضامن کو
ہماری جان چلی آپ کی حیا ٹھہری

اپنی خودی کا جو کوئی نشو و نما کہو
حق اس سے ہے جدا جو وہ حق کو جدا رکھے

چمکا ہے نور شمس حقیقت کا جا بجا
ذرہ ہر ایک دعوی انی انا رکھے

مارا ہے جوش انی انا الحق نے کر گذر
راز نہاں کو دل میں کہاں تک چھپا رکھے

عکس جمال یار ہویدا ہے برملا
ہر آئینہ ظہور میں جلوہ نیا رکھے

ہوتا ہے جسکو راز انا الحق کا ذوق شوق
وار فنا میں دار پہ پہلے بنا رکھے

[illegible]

طلب ... عاشق ... اپنے ...

... ہے ملتی الاوی

... دہر نظر وہی ...

جاتا رہا وہ یار گیا راہبر سے ...
یا تنگ ہے ... چاک گریبان جنون ...
تھا سا ... بھاگیا یہ تن
فرقت ... دل ... ہوا ...
زنجیر پا ... اس دل وحشی کے مت ...
پروانہ ... اگر جل گیا تو کیا
شیر ... کے ساتھ ... ہے
... کے پار ...

... گل میں عزیز ... مجھے
آیا نظر ... میں نہ تار کفن مجھے
گریہ سے ایکدم ... ہوتا امن مجھے
بالکل خزان نظر میں ہے ...
کافی ہے تار زلف کی ...
دن رات ... یہ سوز ... مجھے
گرہ کھائی ... لعل یمن مجھے
... یہ ترا سادہ ...

فرقت میں تیری مر گیا ... خدا سے ڈر
لو آکے اپنے ہاتھ سے پہنا کفن مجھے

دلبر رعنا وہی ہے عاشق شیدا وہی
یعنی تو پنہاں ... پردہ لاکھین
... وہی گل وہی ابرو وہی چشم سیاہ
قمری و بلبل ...
عرش ہو سے فرش تک ...

... دل ... راحت ...
... جلوہ ...
آئینہ میں گلرخون کا چہرہ زیبا وہی
گل وہی سنبل وہی ہے نرگس شہلا وہی
عالم سفلی وہی ہے عالم بالا وہی

اول و آخر تو ہے خدایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

قاضی ہنگامہ محشر کا ہو کے وعظ سنایا

ایں ہر جا تو من بجایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

وحدت کثرت ایک ہیں تیری ذات سے سب سنگ ہاں

کیا کیا جلوہ تو نے دکھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

ہو کے تجلی بحر آپ ہی دریا میں حباب

اپنے اندر آپ سمایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

عالم فاضل معنی نور شہود کی

قدرت سے تو نے بنایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

باطن میں تو ہے پنہاں ظاہر میں آشکارا

مجھ پر کوئی قطرہ آیا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

وہاں سے یہاں کیوں آئے ہم ہیں نہیں ستار کچھ غم

ملک عدم سے تو ہمیں لایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

نحن اقرب آپ کہے تو بار رہے کچھ پتا نہ رہے

جال مکر کا تو نے بچھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

کہیں بطون کہیں ظہور کہیں کچھ ہے

کہیں پروانہ سوزان کہیں دو

سلیمان گریان کہیں کچھ ہے

وہ ہم جان ہے ہم ایک جا کہیں کچھ ہے

وہ محبوب خدا یارا محمد ہم دو

عالم

کہیں موسیٰ کہیں عیسیٰ کہیں کچھ ہے

مثال

مثال نرگس حیران گریبان چاک مثل گل
وہی ہے بلبل شیدا کہین کچہ ہے کہین کچہ ہے

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
وہی دانا وہی بینا کہین کچہ ہے کہین کچہ ہے

کہیں وحدت ہے کثرت مین ملی کثرت ہی وحدت مین
دکہا منہہ پہر کیا پردہ کہین کچہ ہے کہین کچہ ہے

وہی واحد احد مطلق منزہ ہے خدا بر حق
وہ ہر جائی ہے خود ہر جا کہین کچہ ہے کہین کچہ ہے

کہین یوسف بنا پیارا زلیخا مجالہ زیبا
جدائی سے بچہ مارا کہین کچہ ہے کہین کچہ ہے

کبہی زاہد کبہی عابد کبہی وہ بادہ پیما ہے
اوسنے ہر رنگ مین دیکہا کہین کچہ ہے کہین کچہ ہے

کہین گل ہے کہین بلبل کہین سرو اور کہین قمری
ظہور اوسکا یہ ہر کیا کیا کہین کچہ ہے کہین کچہ ہے

ادا کہین سنبل و لالہ وہ آپ ہی سرو قد بالا

ہوا کہا چل ہوا ہوا ... صبا تو	نہ لائی بوے زلف مشکسا کی
خلیفہ ہو گیا لیکر امانت	یہ بازی لے گیا انسان خاکی

مریض عشق مر جائے تو چھٹ جائے
یہی تدبیر ضامن ہے شفا کی

وصل سے پہلے مری جان وہ جانی مانگے	چادر آبی کے عوض عالم فانی مانگے
مرہم زہر مرا زخم نہانی مانگے	کشتۂ تیغ محبت کا نہ پانی مانگے
شمع کافوری سحر ہو گئی ٹھنڈا پانی	عشق پیری مین مرا جوش جوانی مانگے
مین وہ دیوانہ و حیران ہون کہ ...	میری تصویر کی مجنون ہی نشانی مانگے
دیکے خط نامہ رسان کہنا یہ احوال سبھی	شکوۂ جور و جفا گر وہ زبانی مانگے
دفتر عشق کا ہے طول مین کیونکر لکھون	ایک عالم مرے قصے کی کہانی مانگے

چاہ مین اوسکی زلیخا کی صفت ضامن دے
دل و جان تجھسے جو وہ یوسف ثانی مانگے

فرقت نے تری جان مری یار نکالی	کیون تیغ ستم تو نے ستمگار نکالی
تدبیر کوئی اور اگر یار نکالی	کیون قتل کی خاطر مری تلوار نکالی
گر آہ کوئی ہمنے قضا کار نکالی	جان سخت رقیبون کی وہین یار نکالی

ہجر میں اس بت کے ہم کیا کر چلے	ناگہاں موت آئی مر چلے
خفتگان خاک کی مرقد پہ تم	اے صنم کیا حشر برپا کر چلے
وہ نہ مارا اے عاشق مسا کبھی	جب ستم کا حلق پر خنجر چلے
ساقیا سرشار میخواروں کے جام	کتنے تو اے اور کتنے بھر چلے
میکدے میں تھا عشق زلف گرہ	[illegible] دستار اپنی دھر چلے
کوچۂ قاتل میں گنتی [illegible] ہم	سر کو لے اپنے ہتھیلی پر چلے
بس بازار جنون [illegible]	لوگوں کے ہاتھ سے پتھر چلے
واہ وا اے نشۂ بادہ [illegible]	ساغر عصیاں کو ہم تو بھر چلے
دشمن آرہے گردش دیکھو	آسیا او [illegible] سدا گھر گھر چلے

زندگی بت یار تمام ہو چلی
ہم تو ہتنا چھوڑ دو بستر چلے

مبدل القافیہ

حسرتا دنیا میں ہم کیا کر گئے	بار عصیاں سر پہ اپنے دھر گئے
الفت جاناں سے کیوں ہم ڈر گئے	ناحق اعدا کی وفا میں مر گئے

وہان خاکی نہ کوئی پوچھا ہی عشق | زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

ہوا ضامن یہ ثابت عکس مضمون
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

تلمی جان کو میری وہ آسان کر گئے | خنجر سے ذبح کرکے وہ احسان کر گئے
بیمار ے لیکے دل مری پہلو سے اٹھ گئے | مرنے کا ناگہان مری سامان کر گئے
حسرت یہی رہی کہ نہ پوچھا کیسا حال | عاشق ہزار جان وہ قربان کر گئے
شانہ کیا نہ زلف پریشان مین یار نے | دل کو ہمارے ہای پریشان کر گئے
کیا کیا کھلائے گل ہی تیغ جفا نے یار | سینے کو میرے تم تو گلستان کر گئے
دکھلا کے ہمکو جلوۂ رخسار چھپ گئے | آئینہ سان مجھے تو وہ حیران کر گئے
بیمار چشم کو نگہ تیر سے تو ہائے | دنیا مین کوئی دم کا وہ مہمان کر گئے
دکھلا کے برہمن کو رخ مصحفی صنم | کتنے ہی ہندوؤن کو مسلمان کر گئے
آہ و فغان و حسرت و غم دیکئے مجھے | کتنے ہی میری جان کو نگہبان کر گئے
آتے ہی عشق موج غم و درد کی مجھے | جان و جگر کے ملک کو ویران کر گئے

مضمون جانگداز سے ضامن تو عاشقو
مشہور ملک ہند مین دیوان کر گئے

تسکین میں راہ تیری رات دن ہم
ہماری شام ہے اور یہ سحر ہے

کلیجا کھا لیا غم نے ع دل
کدھر ہے دل کہاں میرا جگر ہے

وصال یار حاصل ہو و لیکن
جدائی کا مجھے خوف و خطر ہے

میں جیتا ہوں نہ مرتا ہوں عزیزو
بلائے ناگہانی کا اثر ہے

تری کوچہ میں آبیٹھا ہی ضامن
یہی مسکن ہی اپنا اور یہ گھر ہے

گرمی بازار الفت سی جو تو بیزار ہے
کیوں نشاط دل تباہ تجکو یہ کیا آزار ہے

گوشۂ کوی دنیا میں خاک تھی اپنی پڑی
لیگئی کس جا صبا کیا مٹی اپنی خوار ہے

اس بہار حسن کا گجرا جو یاد آیا مجھے
پڑ گیا اپنے گلے میں آنسوؤں کا ہار ہے

اور تھیو جب تو ہم جلتے تھی سوز عشق میں
اب جلائینگے تمھیں ہم اپنی باری ہے

دین و دنیا دیچکا ہوں اور کیا باقی رہا
جان عاشق ہی فقط یاں لیجیے طیار ہے

ہو گیا بیخود وہ جنے ایکدم دیکھا ادھر
دیکھلو روئے صنم کو قہقہہ دیوار ہے

قافلہ تیرے شہیدوں کا عدم کو ہی رواں
آہ کا نیزہ لیے ہر اک صنم بردار ہے

دیکھیے کس کس کی آئی ہے قضا ای دوستو
ہاتھ میں بے رحم قاتل کے علم تلوار ہے

سرو قد رخسار گل غنچہ دہن ابروی تیغ
جلوۂ حسن پری رو خوب ہی گلزار ہے

اضطراب دل سی مت گھبرا اشارات تو
آپ آئیگا وہ ضامن وصل کا اقرار ہے

مرجائینگے ہم کھا کے چھری ہاتھ سے اپنے
وہ چہرۂ زیبا جو دکھایا نہ کرینگے

مشکل ہے علاج دل بیمار طبیبو
عیسیٰ بھی مرے مرض کو اچھا نہ کرینگے

ترسائے ہے ہر دم ہمین وہ کافر ترسا
جب اوسکو نہ چاہینگے تو ترسا نہ کرینگے

دل ہمین لیا قتل کیا گھر سے نکالا
کیا کیا نہ کیا اور وہ کیا کیا نہ کرینگے

ہم عاشق جانباز ہین تا تیغ تہ خنجر
تڑپا ہین کے نہ چلائینگے نالہ نہ کرینگے

جون طفل زمین پر جو گرا کرتے ہو آنسو
ہر دم ہمین اے اشک سنبھالا نہ کرینگے

آب دم شمشیر سے کر حلق مرا تر
ہم آب بقا کی بھی تمنا نہ کرینگے

گر یہ خجالت مین ہوے جاتے ہو تم غرق
ہم آپ سے آگے کبھی رویا نہ کرینگے

قاصد جو گیا پھر کے وہ جیتا نہین آیا
آئندہ وہان خط کبھی بھیجا نہ کرینگے

ضامن دل پر درد سے تو آہ نہ کرنا
ان شعلوں کو افلاک سنبھالا نہ کرینگے

مقتل مین شہید ہوکے اب جانا ہی بہتر ہے
قدمون مین ستمگر کے مرجانا ہی بہتر ہے

مشہور ہوا مجنون دنیا مین تو کیا حاصل
اس عالم شہرت سے گم جانا ہی بہتر ہے

مانند شمع کوئی جاتی ہے تپش دل کے
خاموش سر محفل جلجانا ہی بہتر ہے

زاہد نماز دن سے یہ عشق عبادت ہے
پر جوش محبت کا جمجانا ہی بہتر ہے

لیت اللہ آپ ہو لا دیا تا اتی ہوا | اور رستہ اس ترانی کی کیا اعشق ہے
عشق کو دریا تن گر گر گون بچا دہ بیان | ہبکہ کنت ہیں دو دریا ہبگیا اعشق ہے
عشق و معشوق و عاشق کا سبب ہے خود | عرش و فرش تا ملک ہے سارا عشق ہے
کب معشوقوں کی تو طاقت ان کا پر چا | حضرت یہ انسان کو واسطے سے ہوا اعشق ہے
بار امانت ہیں اٹھایا ... | اس سینے پہ پھر سنگ فنا اعشق ہے
ذکر الٰہی ... میں اسیر کر کے رہ گیا | ... چلتا ہے آرا عشق ہے
... | اس طرح کا ... یا یارا عشق ہے
... | سدا اکبر ... کا ستارا عشق ہے
عشق ... بیان ... | دو ... عشق

حضرت شاہ کے ... کیا کرے
ہم ہیں عاشق آپ کے ہم کو ستارا عشق ہے

اے سوزان ... | ابر گریہ ... پانی میں ... ہے
... عاشق ... | تجھ بن اور مجنوں میں ... عزیز و فرق ہے
... تیرے ماشے ... | ... آفتاب شرق ہے
غرق آب ... دلبری | سدا ... غرق ہے

[illegible]

غزل یار تلک ہاے نہ پہنچا ضامن
آخریں عمر کو اس راہ میں پائے گذری

پہلو سے لے گیا وہ مرے دل نکال کے
دل کو جگر کو دونوں کو شانہ نکال کے

کاکل کے دام میں ہو گیا رخ دل پر
صیاد تو شکنج پہ سے تل نکال کے

ناحق کیا ہے قتل مجھے میں نے کیا دیا
اب انفعال کا ہے میں قاتل نکال کے

آنکھیں تری … لا دو … زہر
نجا میں جان کو ہر محفل نکال کے

مانگے ہو جان جل … چلے ہی …
نہ بت وہ پیش کرتا ہے مشکل نکال کے

نہ ذبح کیا ہو مجکو تو … آپ چاہیے
بسمل کی جان تن سے تو قاتل نکال کے

تیغ جفا سے اور کی خطا وار ہے گئے
بت چن کے مارتا ہے وہ گہا … نکال کے

قاتل … یاد … ہو بیکانی …
دیکھا میں جگر سے یہ بسمل نکال کے

مقطع صفت وہ یار سے مت … وہ …
ضامن خیال مرے یہ باطل نکال کے

عارض پہ جو لب زلف عنبر لگی ہوئی
نالوں میں … گل کے برابر لگی ہوئی

دشت گل میں بلبل مضطر لگی ہوئی
مہر … گل کے … لگی ہوئی

سینہ جلا … دل … جل گئے
کیونکر بجھے یہ آگ ہے گھر گھر لگی ہوئی

[illegible]

نہیں صبر و قرار ہے دل کو ذری میری دیکھی تھا تجھے ایک گھڑی
جو دیکھا ہے ناز و عشوہ گری مرا چین گیا مری نیند گئی

ترے جور و جفا بھی ہمنے سہے مرے ہوش و حواس بجا نرہے
مجھے کر یہ ستم ہجر مین چین نہ دی مرا چین گیا مری نیند گئی

کبھی تمنے نہ مجھسے کہا کہ میاں مرا نام ہے یہ مرا گھر ہے وہاں
مری عمر تلاش مین ساری گئی مرا چین گیا مری نیند گئی

نہ تو زندہ رہا ہوں نہ آئی قضا ترے ہجر مین کیا نہ اٹھائی بلا
مرا دل لگا تجھسے یہ کیسی گھڑی مرا چین گیا مری نیند گئی

میاں ملنا ہے مجھسے تو آکے ملو ہین بہر خدا مجھے قتل کرو
چھٹے رنج و بلا سے یہ جان مری مرا چین گیا مری نیند گئی

ہوا تجھپہ فدا دل و جان تسے صنم مجھے تیری قسم تیری جان کی قسم
ترے ملنے کی یار ہوس ہی رہی مرا چین گیا مری نیند گئی

یہی جی مین ہے میرے کہ رشک قمر ترے سبز لباس پہ کھاؤن زہر
گل رخ پہ نقاب ہے تیرے ہری مرا چین گیا مری نیند گئی

یہی چاہتا ہے جی کہ وہ رشک پری کرے سامنے میری جلوہ گری

[illegible]

مین ایسی لیلی کا مجنون ہون سنلو او مجنون
پھرے ڈھونڈھتی مجکو یہ در بدر لیلی

جسے تو ڈھونڈھے ہے صحرا و دشت مین ضامن
وہ میرے پاس ہے مدت سے جلوہ گر لیلی

ہمکو تم جب سے گئے ای دوست سب مین بھول گئے
ہم بھی تمکو ہین ای عہد شکن بھول گئے

جیسے عاشق ہوے اس رشک چمن کا ہم تو
لالہ و سنبل و گل سرو و سمن بھول گئے

کیا خدا ہو جو دل دیجئے کسی بت کو جدا
دو ہی دن مین تجھے وہ کر کے دفن بھول گئے

اضطراب دل وحشی نے بھلایا یان تک
یاد کچھ بھی نہین ہم سارے ہی فن بھول گئے

ہجر فرقت مین مری عمر بسر گو کہ ہوئی
وصل کے روز سبھی رنج و محن بھول گئے

جب سے سونگھا ہی وہ گیسوے معنبر ہمنے
سنبل و نافہ چین مشک ختن بھول گئے

رشک سے خون ہوا لب جو ترے دیکھ لیے
جوہری قیمت خوش لعل یمن بھول گئے

ہمکو خاک رہ جانان کی محبت یہ ہوئی
عیش فردوس تمنای عدن بھول گئے

مثل بلبل کے تری یاد مین ہم نعرہ زنان
پر تجھے آپ ہی ای غنچہ دہن بھول گئے

ناوک انداز نہ چھوڑا ہی کوئی طائر دل
اپنے تم صید کو کیون تیر فگن بھول گئے

پھیر ڈالا تن عریان کو گریبان سمجھا
ای جنون لحد مین ہم چاک کفن بھول گئے

اس بہار نیہ دنیا پہ یہ اہل دنیا
پانچ دن کرلیے وہ اصل وطن بھول گئے

[illegible]

راہ غربت مین تھکا سر پہ اٹھایا جب مجھے	تھر رفیق راہ تھے رنج و محن مین آ بلے

پانون مین مجنون کے چھالے تھے پڑے ناقہ کر ساتھ
اب وہ ضامن تو نے باندھے ہین سخن مین آ بلے

ترے عشق مین بت بے وفا ری کیا ہی بیقراری رہی
دے تو نے پوچھا نہ حال کچھ تجھے ایسی بے خبری رہی

ہوا خشک اپنا ریاض تن نہ رہا وہ گل نہ رہا چمن
مگر ایک نرگس چشم نم ترے دیکھنے کو ہری رہی

مجھے ساقیا وہ نشہ پلا گئے جس سے یاد فنا بقا
تو خیال دل مین ذرا نہ لا کہ پیالے کی بھری رہی

پئے طور گل سے سہی ترا تو خود آپ آیا ہے اسے خدا
سو عجب ظاہر و باطن کی ذات سب سے بڑی رہی

تو نے جب سے اسے مرے ساقیا مجھے جام خونفشا دیا
نہ خیال ہستی دل رہا نہ نگاہ جلوہ گر   ی رہی

تجا اپنا نام و نشان گل کے کیئے خار کان ہے گل
نہ وہان ہے راحت و رنج کا دخل نہ نمود اپنی ذری رہا

اپنا ہوا جو بسکہ نہ آیا وہ مر گیا	تاثیر کوے یار مین دار الشفا کی ہر
تیر نگاہ یار سے کیونکر بچے کوئی	مژگان چشم دیکھیے برچھی قضا کی ہر
فرہاد کی طرح لب شیرین کو بوسہ دون	بچپر مارا جاؤن یہ مرضی خدا کی ہر
بند کر دون نہ کیونکہ تیغ بت بھلا	آواز کان مین مرے قالوا بلیٰ کی ہر
بے خود ہو نہ یہان رہ ہستی سے جا گذر	منزل یہی فنا کی ہر یہ ہی بقا کی ہر

ضامن علی ہے جسکا اوسے خوف حشر کیا
امداد ساتھ میرے تو مشکل کشا کی ہے

دل کو ہماری چاہ اوس بیوفا کی ہر	دنرات جسکی چاہ مین خواہش قضا کی ہر
کس طرح چوم لون مین کف پای نازنین	پابوس کی طلب اوسے رنگ حنا کی ہر
کیا آرزوے وصل بت بیوفا کی ہو	عادت جسے ہمیشہ سے جور و جفا کی ہر
ہر ہر قدم پہ اوسکے ہے اعجاز عیسوی	رفتار اس پری کی تازہ واقعہ کی ہر
باب قبول ابتو خزینہ وجہ سے بین نہ	بازو شکستہ پا کہین مرغ دعا کی ہے
خانہ خدا مین صاحب سنے آکر کیا ہو گھر	دل مین ہمارے یاد جو زلف دوتا کی ہر
مجکو ہوا ہر شوق اٹھا لیجیے اودھر	دل مین ہوا بھری ہر اوس کربلا کی ہر
گلشن مین سیر کو وہ گیا نو بہار حسن	لب پر ندا یہ غنچون کے صل علیٰ کی ہر

دیوان ضامن

کیون تعلق کسی اغیار سے تم کرتے بھلا
وہ ستمگر جو کبھی ہم سے موافق ہوتا
دل یہ بیتاب ہے سیماب کے مانند مرا
مرغ دل باغ جہان مین تو نشیمن کرتا
کیون بھلا آرادہ ہمین دل سے برا جاتا کیون
منتظر آمد جانان ہون ہمیشہ یارو
کیا لگین ٹانکے جہان ہائے لگین زخمیہ زخم
تاب ہوتی رخ تابان کو نظارہ کی اگر

اوسکے اور میرے جو آپس مین صفائی ہوتی
سر پہ آفت یہ جہان کی نہ اٹھائی ہوتی
ہوتا قابو مین تو اکسیر بنائی ہوتی
دام کاکل سے اگر اسکی رہائی ہوتی
اپنی قسمت مین لکھی کچھ جو بھلائی ہوتی
اوسکے آنیکی کسی نے تو سنائی ہوتی
گر رفوگر کہین ملتا تو سلائی ہوتی
ہٹنے ہی آنکھ ستمگر سے لڑائی ہوتی

بت ہوا اوس بت عیار کے لگے ضامن
کچھ تو بن آتی اگر بات بنائی ہوتی

ہمین مت مار ڈالے قاتل ہم اپنے آپ ہی مر جاینگے
بن آئی جبکہ مر جاینگے تمہارا نام کر جاینگے
صنم کے عشق مین یارو نفع بھی ہے ضرر بھی ہے
بگڑ جاینگے گر کتنے تو کتنے ہی سنور جاینگے
صراحی جام مینا کے کردن گا توڑ کر ٹکڑے

مرنے سے جو کہ پہلے ملاذات پاک مین	باقی رہی نہ کیونکہ وہ باقی مدام ہے

ضامن شراب عشق سے مجھکو نہ بولنا
ضامن علی ہمیشہ تمہارا غلام ہے

محفل جانان مین دیوے گر کوئی جانے مجھے
مثل پروانہ کے اب وہ شمع رو جانے مجھے

عاشق جانباز کیونکر شمع رو جانے مجھے
مثل پروانہ کہ جلجاؤن تو پہچانے مجھے

ہی یہی بہتر کہ کوئی یار مین مست جانا
تم سے اور سکو دانستگی دیوانگی کب جانے مجھے

ناک خون مین اسقدر لوٹا کہ پایان گیا
کافر بسمل صنم سے مین کہلانے مجھے

فرقت جانان نے میرا حال ایسا کردیا
لیلے دیوانے کہے مین سارے دیوانے مجھے

اس شہید ناز کو دو غسل چشم پرنم
اشک خون آلودہ اب آئے مین نہلانے مجھے

سخت جانی نے مجھے شرمندہ جانان سے کیا
ناتوان آئے نظر وہ نازنین شانے مجھے

استخوان جلا کے خاکستر سے ہوجائیگا
عشق کی آتش لگی ہے اب تو بھڑکانے مجھے

عشق سنگ اس صنم کا دیکھ کہنا دیکھا تو
یہ ہی سمجھا آتش سارے زانو پہ بٹھلانے مجھے

شہر مین خفقان ہے اور صحرا مین وحشت ہے مجھے
اچھے بچھے کو ہوا کیا ہے خدا جانے مجھے

زندگی بن یار کے مشکل ہے اکدم بھی مجھے
اے عزیزو تم ذرا سا زہر دو کھانے مجھے

مین نہ جاؤنگا اوٹھا مت عاشق جانباز ہون
وہ خدا کیواسطے قدمون مین جانے مجھے

سو تیرے نہین ہے کوئی ایسا	ہمارے درد و غم کا ہووے شاکی
مرد عشق سے دل مین ہمارے	ہمیشہ غم کی سارنگی بجا کی

اذیت اور مصیبت مین ہمیشہ
دل ضامن نے بس انکو دعا کی

تمہاری زلف مشکین کو جو مشک ختا سمجھے
خطا سمجھے جو سمجھے تیری کاکل کو کیا سمجھے

دو جو دل لاجوردی سے رخ مصحف کی صفحہ پر
ادسے فدیا حمایل کا رخ مصحف کی جا سمجھے

رخ روشن کو ہم اسکے دل اون کا آئینہ سمجھے
ظہور نور اقدس سے ہے تجلی خدا سمجھے

لب دار بخش جانان کے لب رشک مسیحا ہین
صدا سے قم باذنی کو فقط حکم خدا سمجھے

ہم اسکے چشم و ابرو کو کمان و گرگیا سمجھے
ادسے ہم خنجر کو تراسے تیغ قضا سمجھے

رفیق اپنا جو اپنا دل تھا خدا جانے کہان پہونچا

فنا کو جو بقا سمجھے بقا کو جو فنا سمجھے

سمجھ ہے اپنی اپنی اور عقیدہ اپنا اپنا ہے
کوئی اس بت کو کچھ سمجھے ہم اس بت کو خدا سمجھے

خدا ہم سے جدا کب ہے حباب و بحر کے مانند
یہ ہے اک موج زن دریا ہم اور وہ آشنا سمجھے

عجب فہمید ہے یارو یہ اولٹی بات کیا سمجھے
ہمیں وہ ہیں بلا سمجھے ہم اونکو ہیں شفا سمجھے

فنا کر لوح ہستی سے رقم حرف خودی بالکل
بقا ذاتی کے معنی کو کوئی اہل فنا سمجھے

بہر صورت وہ ہی ظاہر ہے مقید ہم ہیں صورت کے
خطا اپنی سمجھ کی ہے جو ہم سمجھے خدا سمجھے

رضامندی سے جان دینا کچھ خواہش ہو جانان کر
شہادت کا مزا اضامن شہید کربلا سمجھے

تمہاری کاکل مشکیں کو کیسو کیا سمجھو	کہا کہ سنبل تر اوسکو ہم بلا سمجھے
تمہاری ابروے خمدار عید کا ہے ہلال	ہم اوسکو تیغ جفا خنجر قضا سمجھے

اس طرح سری ہڈیان اے عشق جلاوین	جون آگ مین جلجاتی ہی عناب کی لکڑی
ہر عقدۂ مشکل پہ گرہ اور نئی ہے	
شاخ دل ضامن ہی کوئی داب کی لکڑی	

وہ پردہ پوش آ ملے ہمسے خدا کرے	جور و جفا سے باز رہی اور وفا کری
پہلو سے جسکے یار گیا پھر وہ کیا کری	خون جگر فراق صنم مین پیا کری
مین ہون مریض عشق طبیبو نہ دو دوا	معجون وصل یار مجھے ہان شفا کری
یہ زندگی ہے مرگ مرا مرگ زیست ہے	جس سے جدا ہو یار وہ کیتک جیا کری
یاد مسی لب و دندان یار مین	تارے تمام رات وہ بیکل گنا کری
مرتا ہون ہجر یار مین جینا محال ہے	کہدا جل سے تو ہی آکر دوا کری
اوس گل کی تو خبر ہمین لا کر صبا سنا	
ضامن تمہاری حق مین ہمیشہ دعا کری	

آشناؤن کی عزیز و آشنائی دیکھلی	اس زمانہ کی وفا اور بیوفائی دیکھلی
جبہ و دستار و تسبیح اور وعظ و اغطان	ان دغا بازون کی ہمنی پارسائی دیکھلی
اور مجازی عشق کھو دیتا ہی دنیا و دین	ان بتون کی ہمنی بالکل بیحیائی دیکھلی
جز خدا کی عشق کی حاصل نہین کچھ زاہدا	کعبہ و معبد مین کرکے جبہ سائی دیکھلی

سمجھا رقیبی نے تیغ سے گردن کٹائی دیکھلی

اگر رقیب بھی تو جانے کیا جانا زبان

جب تو دل بھی تیری نارسائی دیکھلی

بیکلون لایا نہ اپنی بیان تلک تو پہنچا

سمجھے ابر آنکھون سے تری فتنہ زائی دیکھلی

دوستو دست کرم باغ قاتل ابجان دین

سمجھے قاتل نے تیری صفائی دیکھلی

ساقی یہ ناتوان ہی جان کیا پوچھو ہو تم

جو وقت مین حالت ہی بیتابی دیکھلی

طالب ہم وار دنیا عاقبت کرکے خراب

حریص کیا کیا پہلے دنیا بتائی دیکھلی

یا خدا دکھلا دے ہمکو جلوہ دیدار حق

تیری ضامن خداوندا جدائی دیکھلی

دیوان ضامن

[illegible] پلادی

[illegible] جان پلادی

بیمار محبت [illegible] پلادی

معجون [illegible] پلادی

[illegible]

اس جان کو رکھتا ہو فدا کرنے کو تجھپر
جیتا ہوا جائے نہ کوئی پھر کے یہان سی
آرام مین سوتے تھے پڑے ملک عدم مین
اے دشمن احباب محبت کر اعدا
اس عشق نے اولٹے ہین سبھی کام ہمارے
ملنے کی قسم کھائی ہی قاتل نے بجا ایک
مقصد نہ کہو عاشق جانباز کو صاحب

آئی تھی قضا لینے کو پرہنے ملادی
پھرتی ہی ہراک کوچہ قاتل مین منادی
ای عشق مجھے لاکے یہان دھوم مچادی
پہلے ہی ملاقات مین ملکر دغا دی
شادی تو مرا غم ہوا اور غم ہوا شادی
اے قاصد بے فال یہ کیا تونے سنادی
ہان حسن مگر آپ کا بالکل ہی فسادی

اس عشق نے افلاک پہ پہونچایا ہی ضامن
گو خاک مین مے کرکے مری خاک ملادی

جیب دریدہ ہو تو رفو کر سیا کرے
مین گریہ کار ہون غم فرقت مین حسرتا
پروانہ کی صفت نہ ملا وصل مین بھی چین
آزاد کیجیے مجھے یا قتل کیجیے
آب بقا ملے نہ لب لعل یار کا
رنگ حنا ہو خون مرے پای یار کا

ٹکڑے ہو غمسے دل تو علاج اوسکا کیا کرے
اور شمع گل رقیب بغل مین ہنسا کرے
ہم شمع رو کی بزم مین شب بھر جلا کرے
دشنام آپ کے کہو کب تک سنا کرے
خون جگر نہ کیونکہ ہمیشہ پیا کرے
لاشہ کو میرے پانون سے اپنے لگا کرے

کیون مرا دل اوداس رہتا ہے | رات دن اسکو پاس رہتا ہے
زلف کافر یہ گو کہ ہے کالی | اوسکے رخ سے مساس رہتا ہے
میرے ملنے کی گرچہ کہائی قسم | پہ دل میرے پاس رہتا ہے
عاشق کو میرے آکے کر دے تر | آب خنجر کا پیاس رہتا ہے
سبز خط پہ ہوے ہین جو کہ شہید | اونکی تربت پہ گہاس رہتا ہے

آنکہہ کو کھول دیکھہ تو ضامن
کسکے زانو پہ راس رہتا ہے

جو وہ آئے جانان ہین تو برپا شور محشر ہے | صدای الامان ہے جا بجا اللہ اکبر ہے
وہ اسکا ... چہرہ وہ اسکا حسن بے پایان | کتاب عالم امکان بھی اسکا ایک دفتر ہے
بتانا دلبر رعنا مین مت کچہہ لب کشائی کر | اگر آرہ بھی پہر جائے تو وہ بھی اپنے سر پر ہے
نہ دن کو چین ہے مجکو نہ شب کو نیند آتی ہے | دل بیتاب یہ اپنا شان برق مضطر ہے
بت کافر کی الفت مین تو ہم بھی ہو چکے کافر | صنم کا دل نگار ایک ہی پتھر کا پتھر ہے
لکیرین ہین نہین یارو خالی دست جانان مین | لکھا قدرت کے ہاتھون نے ہمارے خون کا محضر ہے
وہ آیا گل رخ زیبا ہمارے گھر مین الفت سے | تو کاشانہ مرا ای دوستو جنت سے بہتر ہے
مین وہ مجنون ہون ای لیلی مرا آرام بس یہ ہے | سر ہر خار صحرا پر بچھایا اپنا بستر ہے

بس بیا بیا ای نگہبان تو نوح کشتی نشین بان اب چلو سکہی اس کنتہہ یا سجن جان میل ملکانا	ہمیں عجلت رسان بجائل بسئائے پار بیان جانان بیا سمندر پار بسہر جی آسی دیس موہی جانان

چلو نامیں اصابر پیا راجی
ملو نامیں انطہر پیا راجی

در عشق صنم مہتاب بنم معلوم نشکان یا کجا سن بات مری اب اری سکہی کنتہہ کیسو تیمین جا	بے بر و کیسی یار و کسی یا گفت فقدا این عروجرا جیا راتر سی پیا دکہین کو کوئی ایسا نہین پہی کو ملا

چلو نامیں اصابر پیا راجی
ملو نامیں انطہر پیا راجی

از خواب نشیمن جان درہجر صنم چون ق بیان نینن مین نیند نہین پلکو تو سکہی بین نہین کپڑی بہی رنگی جوگن بہی بدنام ہوی ...	یا جان برسید آن بر سعدین جان ملم این ... بن دیکہی سکہی کیسی پیا ڈہونڈت ہون ... یا تو ... وہ سجن ... نہین ...

یا تو ہی لیسلون ہاتھ پہرونگی
مین تو رام دیوانی جی

در دریا عمیق امواج بیا کشتی کہین تاریک شبی نہیلی ہی سمندر ڈوب رہی ہم ناو مری بیا پار لگا	ملاح خفا برجان بلا ای شیر خدا ... ای شیر خدا اب کوئی نہین ... ضامن کی

علی جی نے میری جان بچائی جی
علی جی نے میری بیت بنائی جی

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی گوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

کہون کیا کہ ذات احمد وہ اصحاب ہین برگزیدہ
دو مین آفتاب ذات ان یہ ہین ہین [illegible]

وہ ظہور معنوی ہین یہ حروف ہین پیمبر
وہ سب آئینہ ہین اوسکی یہ عجب ہی نور دیدا

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی گوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

ہوا موجزن جو دریا [illegible]
پہنچے کس طرح یہ کشتی کہ جہان [illegible]

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی گوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

این ہفت طبق در ذات یکے در موج دگرداب فنا	ارباب قبا اصحاب بقا اظہار کنند اسرار خدا
اُس لب رسبز اک شاہ امین آج دور لادی کہو	ملنے کی ہوئی جب دل مین ہوس کچہ بن نہ پڑی در باگری
ڈھونڈھت ڈھونڈھت ہو رہی ای عشق مجہو [illegible]	جب ناز نگہی وہ یار ملا سب شاہ ہو گا شاہ سہاگ بہلا
سب ہی لگی مین پہلی جب یار زلی سگا سر رنگا	تن ایک ہیا من ایک ہیا کیا فرق رہا کوئی رتیا دو

اجی مرے جاگے ہین بہاگ
سیان کی مین توشگن مناتی جی

مسدس در جناب سرور علیہ التحیات والصلوات

لج العلی محمد کشف الدجی تمامی	حسنت جمیع عالم بظہور تو میانی
عجب کمال ذاتی ہی حسن باگرامی	گئے طور پر جو موسیٰ بزبان خوش کلامی

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی گوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

ہوا عفو جرم آدم بطفیل نام احمد	ہوا فیضیاب کسے نہ رسول حبذا مجد
جو شعاع نور احمد ہوئی رخ مین اسکی زرد	ملکوت کرکے سجدہ وہ یہ بولی یا محمد

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی گوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی گوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

[illegible]

کہو اوہ تھمت رب و دکل نہا مں ہے ریت	کہ مقام وصل وہ تنہا پیہان راز گفت

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

ملک و ست جن انسان سبھی حور اور غلمان	یہ تمام جمع ہو کر وہ ہو وین ثنا خوان
صفت ایک احمدی کو الکتین نہ ادا کر سکتا	وہ سے شوق و دل عاشق یہ کہین تیری قربان

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

قد سرو ناز دلجو رخ مشک بو خوش رو	وہ جبین غیرت خور ہے تو بھلا ابرو
لب لعل ... چشم عین جادو	سر زلف سنبل تر شب قدر ہے وہ گیسو

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

شب و روز ہو کر گردان تلاش مین کسی کی وہ دو	رخ شمس زرد جو ہو شفق فلک پہ خون
... سے تمھاری یہ ہو وین سارے مجنون	دل ماہ و مشتری مین ہی جلوہ کر مضمون

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

دل درد مند ضامن ہی کہو یہ بیان ...
یہ بیان ... زبان ... جہان
اوج ... ثنا خوان تو ... جہان
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی
تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی

ڈھونڈت ڈھونڈت ڈھونڈت ہاری جگ ساری

رات رونا روئی ہوں پکاروں جا
ذکر یا بتا دیکھو رے

جان برہا کے کارن بن بن پھرا
ملک ملک ہوں بن بن

رات اندھیری گھور گھٹا
ذکر یا بتا دیکھو رے

بجلی جیسے چمک کے گر پڑی ہے بیت
ذکر یا بتا دیکھو رے

مجنوں ہو کر پھرا
ذکر یا بتا دیکھو رے

پربت جنگل ڈھونڈی
شام ہمارا

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

عشق لگائی تو نے آگ	جل گیا چولا جل گئی پاگ
وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلے جیسے پی کے گلے لاگ

پیتم جب سے لاگا روگ	پی کے کارن کیا ہے جوگ	وہ دیکھو لاگی ہے آگ
جلے جیسے پی کے گلے لاگ	پیا جلے تو نے سہاگ	[illegible] پی [illegible] سہاگ
وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلے جیسے پی کے گلے لاگ	جلا جو دلوا جلا پتنگ
جل گئی رانی راجا سنگ	وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلے جیسے پی کے گلے لاگ
عشق دکھا لاگیا کیا رنگ	جل گیا چولا جل گیا [illegible]	وہ دیکھو لاگی ہے آگ
جلے جیسے پی کے گلے لاگ	عشق [illegible]	[illegible]
وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلے جیسے پی کے گلے لاگ	آگ لگی [illegible]
جل جل ہو گئی ساری خاک	وہ دیکھو لاگی ہے آگ	جلے جیسے پی کے گلے لاگ

تمام شد

ذکر یا دیکھو رے [illegible]

ہولی ان دنوں

غزل

[illegible]

شمامۂ پنجم

[illegible]

عشق لگا اس یار سے او سنین کچھ کار	گلبن دل کا یار ہے مین بلبل جاؤن وار
مرا نہ حاجت جنت نہ سایۂ طوبی	حریم کعبۂ جانم نگار من باشد
کیا کر دن سکینہ گرا در کا سب چہچہ کی چھپا	احمد ڈھاک بہار نے جو چیتم سے کھلا ہا [illegible]
میرم من ازین کوی یار سوی حرم	حریم کوچۂ جانان غبار من باشد
چھوڑ کے گلیان یار کی مت کعبے کو جا	خانۂ کعبہ ہو وہی جہان ڈوہ پیا
مزو کہ سنگ زخم کعبۂ دل عشاق	بکو سے دیر در غبار قرار من باشد
حیرت مین سب آ گئے دیکھے میرا حال	لاشہ میرا یار نے لیا جو آپ سنبھال
ز ہو سعادت ضامن [illegible] دل مین اٹھا	با کشتگان صنم گر شمار من باشد

مطلب میرا مل گیا اور حج ہوا قبول
کشتون مین اس یار کے ضامن ہوا شمول

نا مین ہند و نا مین کا نا سنی نا شیعہ	اے عاشق آپ ہو ہم جو جا باسو گیا رے
نا مین ملا نا مین قاضی نا صوفی [illegible]	دکھیہ نگر مین باسا لینا ٹھکی پوری کرنہ بت
اپنا باسا ہو اوس جاگہ جہان نہ دھرتی [illegible]	سب جاگے اور کہین نہین کوئی بوجھے اسکو پورا

گرد سے اب میرا یار ضامن پیارے آپکو کہو
آپ گا جب آپ کو پایا اپنا صاحب آپ ہی ہے

دوہرا ۱۵ اشلوک

دیکھا حال ... سب ... اب ...

نظم پریت بدھ ... ہماری سے ... پن ... ہار ... سمجھا ...

ضامن علی کو لکی پکار

دوہرہ

ضامن پی ... [illegible]

دوہرہ

ضامن دنیا ... [illegible]

آدم ہوا کیون پھرے دھوکا ہی سنسار	دھوکر مین جو آ پھنسا کبھی نہ اترا پار

دنیا یہ مردار ہے ضامن اوسے تو بھول
دنیا سے ناراض ہین حضرت پاک رسول

سکھی سینو میری کہانی	مین تو بھئی ... دیوانی
میری چندری عشق نے پھونکی	مین تو ... [illegible]
جو مین جانون کہ ایسی ہے گی	میری ... [illegible]
کبھی پریت کا نام نہ لیتی	مین ... [illegible] ... کو دیتی
... پریت کا نام نہ لیو	[illegible]
مانگا جو من گن روپیہ ہمارا	مین تو ... [illegible] ... ہماری
میری اوڑھنی سدھ بدھ ساری	مین تو ... [illegible]
پیا تم بن گئے جیو دن گی	پیا من کی مین کہاسے کوئی
اودن جا کین لینا ہیلا	... [illegible]
سکھی اب کو کیجے کماری	پیا ... ڈھونڈت ہاری
ایسے تن من روپیہ کو واردن	اس سہاگ کو آگ مین ڈارلن
مین تو نپٹ کرم کی ہون ہاری	جو پیا نے جیا سے بساری

دوہرہ

[illegible]

دوہرہ

ضامن ... [illegible]

[illegible]

ہم طرح شرافت کیطرح دیکھے انکو | ضامن سے خدا جانے وہ کسطور سے آتی

قطعہ

ہین وہ ابلیس لعین آپ خدا کے مارے | حاسد مردم خاصان ہین جفا کے مارے
جو کہ خود بد ہین وہ بدبین ہین بلا کے مارے | ضامن ایسون سے تو ہل ہین وہ ریا کے مارے

غزل

نشا مستی عروس تا ہین سے شراب در گل کا خمار دیکھو
ملک ہے ہی ہین یہ طفل غنچے چمن ہین سے چلکے بہار دیکھو
شب کی رنگت سے پھیکے ہین نشہ رنگ عبیر گلال خوش رنگ
کہ خاک عاشق لہو کی رنگت ہمارا اوڑتا غبار دیکھو
لو دھر تو پچکاریان ہین ماری ادھر ہے آنکھوں سے خون جاری
یہ ناتوان کو ہے بیقراری تم ایک گینڈا اسکے مار دیکھو
تمام سال ان سے پاکی کے ہین خوشی محبت کی ناگ کے ہین
سیا ہیں دل یہ آگ سے ہین یہ ہو رہی جلجا ہی یار دیکھو
ہین صدا کی گرمی سے یہ قاتل حریف دل کے پیچے ہین دل

ضامن

جانو سمجھے ہے داغ حسرت یہان
کام آوے گا کوئی تیرا وہان
یہان تو اعمال ہو دن ساتھی جہان
ذکر کر لا الہ الا ہو

سب یہ پیسہ ٹکا و دولت و زر
ذکر کر لا الہ الا ہو

زن و فرزند مادر و پدر
ذکر کر لا الہ الا ہو

ہو کہ ان کا عذاب ہو نازل
ذکر کر لا الہ الا ہو

یاد رہ ہر کہ مددگار ہو ہر غم مین شریک
سر کو ٹکرا کے دریار پہ جی دونگا ای
مشت مین لاؤ ہین کیا بند کیہ دنیا مین
ہست کو نیست کہو تقوی کو جانو افزود
اے طبیبو کوئی تجویز دوا ایسی کرو
مرگیا مین غم فرقت مین کسی کافر کے

ہجئے برعکس ہمتین دیکھا ہو پیارے یارو
چھوڑتا ہی نہین وہ گھر کو ہمارے یارو
پھر یہ سبب کیا ہے مین کسدن ہاتہہ پسارے یارو
ایسے بگڑے کو بھلا کون سنوارے یارو
نشہ بادہ الفت کو اتارے یارو
چارہ سازی نکلی کچھہ بھی بچارے یارو

خضر بھی چھوڑ گیا تیرہ جنگل مین سے
ہم بھی ضامن کو چلے چھوڑ پیاری یارو

یاد رکھہ کھول دل کی آنکھہ کو تو
یہان ذکر سے چین دل کو تو دیکھ ہو
بس ہمیشہ نہین ہے جینا
آخرش زہر مرگ ہے پینا
چار دن کی حیات کے اوپر
ہے کھڑی موت سر پہ لے خنجر
گور ہے ایک قید خانہ دل

ذکر کر لا الہ الا ہو
ذکر کر لا الہ الا ہو
کھول آنکھہ دیدہ بینا
ذکر کر لا الہ الا ہو
ای مرجان تو غرور نکر
ذکر کر لا الہ الا ہو
توڑ دیگی بندگو ماتم دل

جھوٹ جنت کی سب چھوڑ دو
دنیا سے دل کو پھر توڑ دو
یاد مولا کی طرف تم دوڑ دو
ذکر کر لا الہ الا ہو

دیوان ضامن

دل تمنا اور نیک نامی عالم
دل جو راحت سمان دل عالم
اسے ضامن
ذکر کر لا الہ الا ہو

باغ دنیا مین کو گلاب سا پھول
ذکر کر لا الہ الا ہو

سنگدل ذکر حق سے ہووے رقیق
کام دنیا و دین کا بنجائے
تو لگے ذکر دل مین ہٹن جائے
چھوٹ جائینگے تجھسے سب چھل
نفس کافر کو نیچے پانو کے مل

ذکر کر لا الہ الا ہو
گر خفا ہو خدا ہی من جائے
ذکر کر لا الہ الا ہو
صاف اتو سنبھل سنبھل کے چل
ذکر کر لا الہ الا ہو

غزل دیگر

ہمکو جانا تمکو جانا پردے اندر تمین تو ہو
ظاہر و باطن تمتین تو ہو اور اول و آخر تمتین تو ہو
فتوی دیکر کافر سمجھنے قتل کیا ہے عاشق کو
لفظ انا الحق بول سکے خود دار کے اوپر تمتین تو ہو
احمد سے احمد پیار این کے امت کا سالا ہوا
صل علی محبوب خدا یا شافع محشر تمتین تو ہو
تحن اقرب کہا صاحب پردے مین تم خوب چھپو
اب تو ہم پہچان گئے ہین جانی دلبر تمتین تو ہو

یہ بلا سے ناگہانی اور ہے
یار آیا وصل کا دن شام ہجر ہے
جانفشانی اور ہے اور کامرانی اور ہے
کوہکن نے جان شیرین مفت دی
[illegible] کی یہ نشانی اور ہے
عشق سے معشوق [illegible]
دلبرم یہان جانفشانی اور ہے
[illegible]

ابرو کے محراب مین پیارے سجدہ کر [illegible] دیدار کو دیکھ
حرف پڑھون یا معنی سمجھون علم کتاب ظاہر باطن کا
ظاہر و باطن اسی سے [illegible] اسرار کو دیکھ
قاضی ملا دشمن میرے عشق سے [illegible]
مجنون [illegible] گردن [illegible] دار کو دیکھ
خلقت نے گھیر اسے لیا ہے کتنا افسون کس کا
عشق [illegible] عقل کے سب [illegible]
عالم فاضل پڑھ پڑھ ہو بے بھول گئے وہ پہلا سبق
[illegible] کیا بھول گئے دستار کو دیکھ
مظہر صابر ایک ہین دونون صورت پردہ [illegible]
چشم [illegible] کھول کے [illegible] وحدت کے اسرار کو دیکھ

غزل دیگر

فی الحقیقت راز دانی اور ہے	واعظو یہ قصہ خوانی اور ہے
مرگیا مرنے سے پہلے جو کوئی	اوسکی عمر جاودانی اور ہے

[illegible]

[illegible]

رخسار آتشین بہ گل خندان ہے عاشقو
اس باغ سے خزان میں بھی اوگل نکھائیگا
خاموش سوز شمع مین ہین چند فائدے
عاشق کو چاہیے کہ وہ جلنے سے ہوفنا
اور وہی عشق ذمہ ہستی کو پھونکدے

افسوس ہے بہار میں بلبل کی جان جلے
بلبل کا جب تلک کہ نہ یہ آشیان جلے
پروانہ دیکہ بزم میں آکر کہان جلے
جس طرح سے چراغ کا یار دہوان جلے
مانند شمع میرا بھی جسم و جان جلے

ظاہر ہے سوز و غم دل پروانہ و شمع
حسرت کہ یار ضامن سلگے نہ ان جلے

ہر کا بھید پایا ضامن ہر کا بھید پایا رے
آپ ہی پرگٹ ہوجائی آپ میں آپ چپایا رے
آپ کے وہ تن اور آپ کے تن افسلم
آپ کے وہ تن تمام دا عجب کیون فرمایا رے
جب تک تہا وہ پردے اندر سگرا بھید رہا تہا چپا
پرگٹ ہو کر بالکل بیان ان تک بہار پڑھایا رے
ات اور ات اور مین تو پیار سے وہم و خیال پڑھایا رے
ظاہر و باطن آپ نے جن اپنا آپ دکھایا رے

بیان ضامن

عشق نے دیکھو اللہ کو کیا کیا
ناچ نچایا رے
آدم سے بن آدمی نکلا آدم
کہان سے آیا ہے
سبھی ملائک بیس تو ادیں ہرن
نے یہ گایا رے

آپ ہی ضامن آپ ہی مظہر
آپ ہی صابر آپ ہی خدا
تمام کی جب رنگی مین آیا کیا کیا رنگ
دکھایا رے
اے شمع ہمین جلوہ دیدار دکھادے
وہ حسن کا سوز دہ دار دکھادے
اک حسن تو پنہا ہم باز ار دکھادے
عالم کو دمین طور کا طومار دکھادے
سلگے یار

ای یار ہمین ابروے خمدار دکھا دے
تو اپنے شہید و نکو یہ تلوار دکھا دے

بیمار تری آنکھون کا ہون فتنہ عالم
وہ چشم سیہ نرگس بیمار دکھا دے

موسی ہوئے بیہوش تری دیکھ کے تجلی
ہمکو بھی وہی جلوہ دیدار دکھا دے

عالم ترے جلوہ کا ہے مشتاق پریرو
آنکھوں سے کبھی سر بازار دکھا دے

پامال کیا حسن روش نازنے تیرے
اے شور فگن ہمکو وہ رفتار دکھا دے

کوچہ مین ترے جاکے کوئی پھر کے نہ آیا
تو ہمکو وہی قہقہہ دیوار دکھا دے

تو دیکھ مری طرف ذرا حور شمائل
اے رشک قمر آئنہ رخسار دکھا دے

ای غنچہ دہن رشک چمن باغ ارم یار
او سرو روان رونق گلزار دکھا دے

اسطرح تڑپ قفس نما طائر بسمل
صیاد کو تو مرغ گرفتار دکھا دے

مین دیکھ رہا ہون تری قدرت کا تماشا
پر راز نہان صاحب اسرار دکھا دے

ضامن پہ کرم کر یہ بہت دور سے آیا
مشتاق ہے دیدار کا دیدار دکھا دے

عشق نے خواب سے جگا کے مجھے
مار ڈالا ادا دکھا کے مجھے

جلوۂ حسن رخ دکھا کے مجھے
چھپ گئے بے خبر بنا کے مجھے

کون سی تھی پری وہ رشک قمر
لیگئی رات کو اڑا کے مجھے

دیوان ضامن

عشق نے شعلہ رو کے ... خاک سان کر دیا جلا کے مجھے

[illegible]

[illegible]

شورش عشق نے کیا بدنام
آشناؤن سے اس زمانے کے
نور احمد ہے تیرے رخ مین عیان

سارے عالم مین غل مچا کے مجھے
گھر مین چھوڑا نہ آشنا کے مجھے
آ دکھا واسطے خدا کے مجھے

ضامن اوسنے دیا بہت دھوکا
عیش دنیا کے بس دکھا کے مجھے

اس سے ملنا چاہیے جس سے کہ اپنا دل ملے
قتل کر تیغ جفا سے جسکو بس پیارے ترا
جسکے ملنے سے ضرر ہو فائدہ کچھ بھی نہ ہو
دل کہے مت مل کبھی ہے سے اور منہ لگو
کھینچکر شمشیر وہ اسکے ہمارے قتل کو
چھوٹ جائے اضطراب قفس ناموزون سے

جس سے راحت دل کو ہو ایسا دلا دل ملے
اور کوئی دو نہ مجھ سا اگر بسمل ملے
ایسے موذی سے کوئی احمق کوئی جاہل ملے
گر ملے تو کیا ملے بیکار ہے حاصل ملے
ہم بھی سر کو رکھے ہتیلی پر سر محفل ملے
مرغ بسمل کے گلے سے تیغ گر قاتل ملے

کہہ نہیں سکتا ہون مین اسرار وا کو برملا
واقف اسرار ضامن گر کوئی کامل ملے

اگر حاصل تجھے حق الیقین ہے
کہین وہ ظاہر و باطن کہین ہے

وہ ہر دم پاس تیرے نازنین ہے
کہین وہ جلوہ گر پردہ نشین ہے

نازِ عاشقان سے کہتے ہین اوسکو
ہاں اوسکے پا نو مرمر کی زمین ہے
مقابل اوسکے کب ہو حسن یوسف
ہزارون مرتبہ بہتر نازنین ہے
بجا کہتا ہے ضامن سب ہین فانی
سوا اوسکے رہا کوئی نہین ہے

کون آتا ہے یہ کس نازنین رفتار کا
اور صدا ہے قمریوں اور کی گفتار کا
زاہد دیوانہ کوئی جرعہ شراب عشق کا
محتسب کی بیکدہ مین چمن کی دستار کا
کشتگان عشق کو زندہ نشاد دیتا ہون مین
لب ہے یہ مسیحا جان کا مختار ہے
طور پر بیٹھ تم خدا مین دیکھ کر تماشا ظہور
مظہر نور خدا وہ احمد مختار ہے
دست

[illegible]

دست وحشت نے پھاڑا ایک پیرہن
رات کو اختر شماری میں گریبانی دل
دو نہیں جامے سے شاید میت گر نہ وہ گلے

تار جان عاشق کا تیری زلف سے بندھا ہوتی تار ہے
اور شب تنہائی کا ہوں میں تڑپنا تار تار
پردہ چشم ازل کا ہی دوپٹا ہے

خود غلط فہمی تھی ضامن آپ کو جب سے
آپ کو گم کر کے جانا آپ وہ گلزار ہے

مثل پتلے کے تو ہم میں کیا ہمیں اختیار ہے
عیب پوشی کر رہا وہ ہم گنہگاروں کی
عطر وحدت سے مشام جان معطر کر حبیب
میں ہوں نالائق نکما تو خدا ہی کارساز
اور خیال غیر اور ہستی وہمی پر نظر

ہاتھ اوس کے تار ہر وہ آپ ہی مختار ہے
کیونکہ وہ رحمان ہے غفار ہے ستار ہے
ذات تیری پاک ہے اور تو بڑا اعتبار ہے
بابا میں کچھ بھی نہیں ہوں یہ مری گفتار ہے
اک بابا آدم ان سے شوخی گفتار ہے

یار ہے پردہ نشین ضامن سے یا اس لیے
پادشاہ کامران ہے آپ وہ مختار ہے

دوہا مع غزل

زبانی حال یوں کہیو تو جاکر نامہ بر پہلے
ہماری آہ و گریا کی تو کر دیجو خبر پہلے

دیوان ضامن

تمت الطبع

[illegible]